حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

ام المومنین

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کے

سو واقعات



مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سو واقعات
مصنف: علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: 120/-



انتساب:

عارفہ، کاملہ، عابدہ

حضرت رابعہ بصری قلندر رحمۃ اللہ علیہا

کے نام

رحمت دا مینہ پا خدایا ، باغ سُکا کر ہریا
بُوٹا آس اُمید میری دا کر دے میوے بھریا
مِٹھا میوہ بخش اجیہا قدرت قدرت دی گھت شیری
جو کھاوے ، روگ اُسدا جاوے ، دور ہووے دلگیری
سدا بہار دئیں ایس باغ کدے خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ، ہر بھکھا پھل کھاوے

فہرست



اَج سِیک متراں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے؟
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں؟

مکھ چند بدر شعشانی اے
متھّے چمکے لاٹ نُورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں

دو ابرُو قوس مثال دِسّن
جیں تُوں نوکِ مژہ دے تیر چھٹّن
لباں سُرخ آکھاں کہ لعلِ یمن
چٹّے دند موتی دیاں ہن لڑیاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں
جاناں کی جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں
جس شان تھیں شاناں سب بنیاں

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں
بے صورت ظاہر صورت تھیں
بے رنگ دسّے اس مورت تھیں

وِچ وحدت پُھٹیاں جد گھڑیاں
دَسّے صورت راہ بے صورت دا
توبہ راہ کی عین حقیقت دا
پَر کم نہیں بے سُو جھت دا
کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہا صورت شالا پیش نظر
رہے وقت نزع تے روزِ حشر
وِچ قبر تھے پُل تھیں جد ہوسی گزر
سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں
لاہو مکھ توں مخطط بردِ یمن
من بھانوری جھلک وکھاؤ سجن
اوہا مِٹھیاں گالیں الاؤ سجن
جو حمرا وادی سَن کریاں
حُجرے توں مسجد آؤ ڈھولن
نُوری جھات دے کارن سارے سِکن
دو جگ اکھیاں راہ دا فرش کرن
سب اِنس و ملک حوراں پریاں
سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا اَجْمَلَکَ
مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتھے مہر علی کِتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کِتھے جا اڑیاں

حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

حضور نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن قوم کی مائیں ہیں اور آپ ﷺ کی تمام بیویاں نیک، صالح، عبادت گزار، شب بیدار اور عارفہ و عابدہ تھیں۔

آپ ﷺ کی بیویوں کو چونکہ آپ ﷺ کی قربت کا شرف حاصل ہوا چنانچہ جو مسائل اور احکام انہیں معلوم تھے ان کا علم دوسروں کو کم ہی تھا بالخصوص خواتین کے متعلق دین اسلام کے احکام و فرائض سے انہیں بخوبی آگاہی تھی اور انہوں نے امت مسلمہ کی خواتین کو ان احکام و فرائض سے آگاہی بخشی۔

یوں تو حضور نبی کریم ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن قابل محترم ہیں اور ہر ایک کا مقام و مرتبہ ارفع و اعلیٰ ہے مگر جو مقام و مرتبہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہوا وہ کسی تحریر یا تقریر کا محتاج نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی واحد زوجہ ہیں جو کنواری تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی شادی جب حضور نبی کریم ﷺ سے ہوئی اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کم سن تھی اور آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے دین اسلام کے احکام و مسائل کی خصوصی تعلیم حاصل کی اور حضور نبی کریم ﷺ بھی آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بلا کی ذہین تھیں اور آپ رضی اللہ عنہا کا حافظہ بے حد قوی تھا چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارے گئے شب و روز کے تمام واقعات آپ رضی اللہ عنہا کو ازبر تھے اور آپ رضی اللہ عنہا سے احکام و مسائل اور دیگر موضوعات پر بے شمار احادیث مروی ہیں جن کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے اور یہ تمام احادیث مستند کتب احادیث میں مستند راویوں سے منقول ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیر نظر کتاب ''حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نام ''عائشہ'' کنیت ''ام عبداللہ'' القابات ''حمیرا اور صدیقہ'' ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سال بعد ماہِ شوال میں تولد ہوئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا جس وقت وصال ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم کے توسط سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے اس پیغام کو قبول کر لیا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا۔ بوقت نکاح ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے واحد تھیں جو کنواری تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرتِ مکہ کے بعد ہوئی۔ بوقت رخصتی آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک نو برس تھی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کے بستر میں حضرت جبرائیل

علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا جس وقت وصال ہوا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کا سر مبارک آپ رضی اللہ عنہا کی ہی گود میں تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے متعلق تمام شرعی مسائل آپ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمائے جنہیں آپ رضی اللہ عنہا نے دیگر خواتین تک پہنچایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں یہ بھی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں مدفون کیا گیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ جمل کا واقعہ پیش آیا جس میں مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان باہم لڑائی ہوئی۔ یہ جنگ غلط فہمی کی بناء پر ہوئی اور بے شمار مسلمان شہید ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ مسلمانوں کے ایک گروہ کی سالار تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی تمام زندگی اس بات پر افسوس رہا کہ غلط فہمی کی بدولت بے شمار مسلمان شہید ہوئے۔

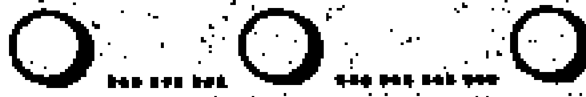
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رمضان المبارک ۵۸ھ کو وصال فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک سرسٹھ (۶۷) برس تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دیگر نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے نام سے تھی جو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی علمی حیثیت کا اعتراف اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ کئی اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔



قصہ نمبر ۱

پیدائشی مسلمان

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سن ولادت کے بارے میں مختلف روایات پائی جاتی ہیں مگر آئمہ دین اس بات پر متفق ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا اعلانِ نبوت کے چوتھے سال ماہِ شوال میں تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد بزرگوار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شمار حضور نبی کریم ﷺ کے بہترین رفقاء میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی پیدائش سے قبل چونکہ آپ رضی اللہ عنہا کے والدین دین اسلام قبول کر چکے تھے اس لئے آپ رضی اللہ عنہا پیدائشی مسلمان ہیں۔



قصہ نمبر ۲

حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑے رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بچپن دیگر بچیوں سے مختلف تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی انتہائی ذہین تھیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے بچپن کے تمام واقعات یاد تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ بھی یاد تھا کس طرح مشرکین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا اہل علاقہ کی دیگر بچیوں کے ساتھ کھیل کود میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے تشریف لاتے تھے تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہا اپنے کھلونوں کو چھپا دیتیں اور آپ رضی اللہ عنہا کی سہیلیاں اپنے گھروں کو بھاگ جاتی تھیں۔

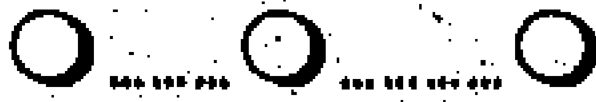
روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی گڑیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں جن میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دائیں بائیں دو پر موجود تھے اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔

"کیا یہ گھوڑا ہے جبکہ گھوڑوں کے پر نہیں ہوتے۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے برجستہ جواب دیا۔

"یہ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ السلام کا گھوڑا ہے اور ان کے گھوڑے کے پر تھے۔"

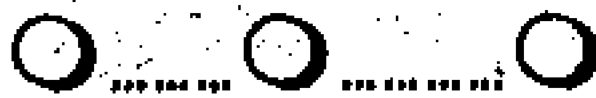
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بات سنی تو مسکرا دیئے۔



قصہ نمبر ۳

فقہی و شرعی مسائل میں والد بزرگوار کا رہنمائی فرمانا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کی اور انہی کی صحبت سے کسبِ فیض پایا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی اور وہ آپ رضی اللہ عنہا کو کسی بھی بات پر ٹوکنے کی بجائے آرام سے سمجھایا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا بھی اپنے والد بزرگوار سے مختلف شرعی و فقہی مسائل دریافت کرتی رہتی تھیں جو کم سنی میں آپ رضی اللہ عنہا کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

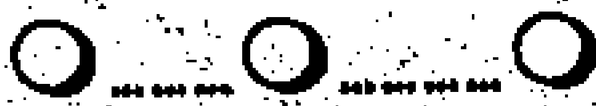


قصہ نمبر ٤

تم اسے کچھ نہ کہا کرو

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رو رہی ہیں۔ معلوم ہوا کہ والدہ نے کچھ کہا ہے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو ٹوکا کہ وہ آئندہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو کچھ نہیں کہیں گی۔ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ) صحیح کہتے ہیں تم اسے کچھ نہ کہا کرو خواہ وہ کچھ بھی کرے۔"



قصہ نمبر ۵

منہ بولے بھائی کی بیٹی حرام نہیں

وہ شہنشاہ کہ جس کی پئے تعمیر سرا
چشم جبرائیل ہوئی قابِ خشت دیوار
فلک العرش ہجوم خم دوش مزدور
رشتۂ فیض ازل سازِ طناب معمار

حضور نبی کریم ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب یہ پیغام حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بنت حکیم لے کر آئیں۔ انہوں نے حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا:

''ابھی ابوبکر (رضی اللہ عنہ) گھر پر موجود نہیں وہ آتے ہیں تو میں ان سے بات کرتی ہوں۔''

کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور جب انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پیغام سے متعلق علم ہوا تو انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے اپنا منہ بولا بھائی بنایا

ہے کیا منہ بولے بھائی کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا ہے؟“

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”منہ بولے بھائی کی بیٹی حرام نہیں ہے۔“

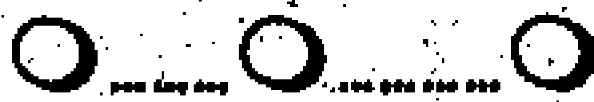
چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کی بات سننے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی حامی بھر لی۔



قصہ نمبر ٦

نکاح کے وقت سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک بوقت نکاح چھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ماہِ شوال میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے والی واحد کنواری خاتون ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ماہِ شوال میں ہونے سے دورِ جاہلیت کی اس رسم کا خاتمہ بھی ہو گیا کیونکہ عرب ماہِ شوال میں نکاح کرنے کو منحوس سمجھتے تھے۔ روایات کے مطابق جس دن آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح تھا اس دن آپ رضی اللہ عنہا اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں۔

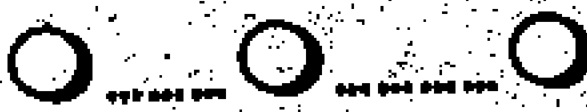


قصہ نمبر ۷

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح پڑھایا

روایات میں آتا ہے نکاح کے بعد حضرتِ ام رومان رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔

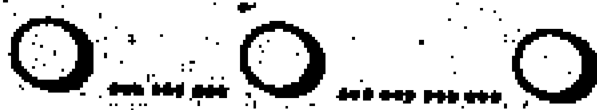
"میرا نکاح ہو گیا اور مجھے اس وقت اس کی خبر بھی نہ تھی۔ میری والدہ نے مجھے سمجھایا کہ اب میرا نکاح ہو گیا ہے اس لئے میں گھر سے باہر نکلنا چھوڑ دوں۔"



قصہ نمبر ۸

فرشتہ نے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر پیش کیا

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح سے قبل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ انہیں ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر کوئی شے پیش کر رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس ریشم کے کپڑے کو کھول کر دیکھا تو اس میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں چنانچہ اس خواب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔



قصہ نمبر ۹

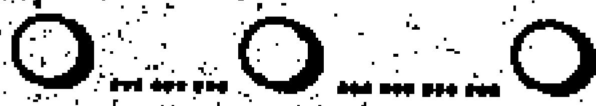
ہجرتِ مدینہ

روایات میں آتا ہے جب مشرکین مکہ کے ظلم وستم حد سے تجاوز کر گئے تو ۱۳ نبوی میں اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت ایمان لائے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو مدینہ منورہ جانے کا حکم دیا اور خود حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اس وقت آپ حضرات کے گھر والے جو اسلام قبول کر چکے تھے وہ مکہ مکرمہ میں ہی موجود تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو مکہ مکرمہ روانہ کیا تاکہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو لے کر مدینہ منورہ پہنچیں۔ جبکہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی جگہ ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں پانچ سو درہم اور دو اعلیٰ نسل کے اونٹ بھی دیئے تاکہ وہ بخیر و عافیت واپس مدینہ منورہ پہنچ سکیں۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہم علیحدہ ہو گئے اور حضرت

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اپنے اہل خانہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ جن میں ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہن شامل تھیں اور اپنی زوجہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

منقول ہے حضور نبی کریم ﷺ جب اپنے رفیق خاص حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے سامانِ سفر تیار کیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر سامان کو باندھا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بخیر و عافیت مدینہ منورہ پہنچ گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن اریط رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ بھیجا جو بخیر و عافیت حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں، ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا اور صاحبزادیوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔



قصہ نمبر ۱۰

رخصت ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گھر آنا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نکاح کے بعد قریباً تین برس اپنے میکہ میں رہیں جن میں سے دو برس مکہ مکرمہ اور قریباً آٹھ ماہ مدینہ منورہ میں رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا قیام اپنی والدہ اور بہن کے ہمراہ بنو حارث کے محلّہ میں ہوا جہاں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قیام پذیر تھے۔ مدینہ منورہ آمد کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحت بگڑ گئی اور وہ شدید بیمار ہو گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بیمار ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کی دن رات خدمت کی جس کے باعث حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھل گئی۔ دن رات کی اس خدمت کے بعد آپ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں اور یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہا کے سر کے بال بھی جھڑ گئے۔

جب ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی صحت قدرے بہتر ہوئی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی امانت کو لے جائیں۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں اس وقت مہر ادا نہیں کر سکتا۔"

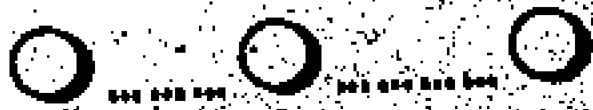
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرض دیا جس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مہر ادا کیا اور یوں آپ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آ گئیں۔



قصہ نمبر ۱۱

یہ تمہارے اہل ہیں

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ آمد کے بعد ہمارا قیام بنو حارث کے محلّہ میں ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ ایک روز ہمارے گھر تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ آئے تو میں اس وقت جھولا جھول رہی تھی۔ میری والدہ نے مجھے جھولے سے اتارا اور میرا منہ ہاتھ دھو کر میرے بالوں میں کنگھی کر کے چوٹی کی۔ پھر مجھے لے کر اس کمرے میں داخل ہوئیں جہاں حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ دیگر انصار و مہاجرین بھی تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی وہ انصار اور مہاجرین اس کمرے سے باہر چلے گئے پھر میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ یہ تمہارے اہل ہیں اور اللہ تمہیں ان کے لئے بابرکت کرے اور تمہیں ان سے برکت حاصل ہو۔ پھر وہ بھی کمرے سے باہر چلی گئیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اس کمرہ میں میرے ساتھ خلوتِ خاص فرمائی۔



قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا ہوا نہ لوٹاؤ

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت کے لئے دودھ پیش کیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ کچھ نوش فرمانے کے بعد مجھے پینے کے لئے دیا تو میں شرما گئی۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید نے کہا کہ تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا نہ لوٹاؤ چنانچہ میں نے شرماتے ہوئے وہ دودھ پی لیا۔



قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ میں منتقل ہونا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ماہِ شوال میں ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصتی کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملحقہ حجرہ عطا فرمایا جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک واقع ہے۔ اس وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملحقہ صرف دو ہی حجرے موجود تھے جن میں سے ایک حجرہ آپ رضی اللہ عنہا کا تھا اور دوسرا حجرہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے مخصوص تھا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئیں تو آپ رضی اللہ عنہا کا جس حجرۂ مبارک میں قیام ہوا وہ صرف ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ اس کمرے کی چھت کھجور کے پتوں پر مشتمل تھی اور دیواریں کچی تھیں۔ کمرے کے دروازے کو پردہ سے ڈھانپا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا یہ حجرہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل تھا جہاں اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک موجود ہے۔



قصہ نمبر ۱۴

رخصتی کے وقت عمر مبارک نو برس تھی

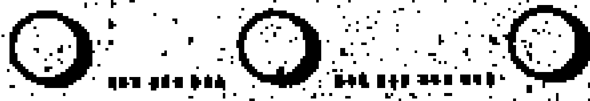
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت عمر مبارک صرف نو برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت باقاعدہ کوئی رسم ادا نہ کی گئی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح اور رخصتی دونوں ماہِ شوال میں ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے سال کے بارے میں صحیح روایات یہی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کی رخصتی ہجرت کے پہلے سال ماہِ شوال میں ہوئی۔



قصہ نمبر ۱۵

امورِ خانہ داری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امورِ خانہ داری خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں۔ گھر میں چونکہ فقر و فاقہ کی کیفیت تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہا نے بھی کبھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کی فرمائش نہ کی اور صبر و قناعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ گھر کا کل سامان ایک چارپائی، ایک چٹائی، ایک بستر، ایک تکیہ، ایک برتن، ایک پانی پینے کا پیالہ تھا۔ اس حجرہ میں صرف دو افراد کا قیام تھا جن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل تھے۔



قصہ نمبر ۱۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی تھیں

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جس وقت رخصت ہو کر آئیں اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک صرف نو برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس چھوٹی عمر میں بھی گھر کا نظم ونسق نہایت عمدہ طریقہ سے سنبھالا۔ گھر کے خارجی امور کی ذمہ داری حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بذاتِ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر تیل لگاتیں اور کنگھی کیا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا آپ رضی اللہ عنہا کے معمولات میں شامل تھا۔



قصہ نمبر ۱۷

بحیثیت ماں اپنی ذمہ داری احسن طریقہ سے نبھائی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جس وقت رخصت ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئیں اس وقت گھر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کنواری موجود تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کم سنی کے باوجود بحیثیت ماں ان کی ذمہ داری نہایت احسن طریقہ سے نبھائی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہا کی دوستی بھی تھی اور وہ اپنی ہر بات آپ رضی اللہ عنہا سے کیا کرتی تھیں۔ اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ میں صرف ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں جنہوں نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی پرورش میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہنے دی تھی۔



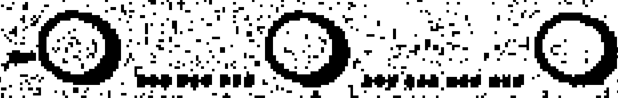
قصہ نمبر ۱۸

دینی مسائل کی تعلیم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے باقاعدہ تعلیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کی۔ رخصتی سے قبل آپ رضی اللہ عنہا دین اسلام کے بنیادی عقائد سے آگاہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور مختلف دینی مسائل سے آگاہی حاصل کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ رضی اللہ عنہا بھی اپنی بے مثل ذہانت کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو جلد سمجھ جاتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جب بھی کوئی دینی مسئلہ دریافت کرنا ہوتا آپ رضی اللہ عنہا اس کی بابت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال و جواب کرتیں اور اپنے دل کی تشنگی دور کرتی تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خواتین سے متعلقہ جتنے بھی شرعی مسائل ہیں ان میں سے بیشتر آپ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہیں جنہیں آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرنے کے بعد بیان فرمایا۔



قصہ نمبر ۱۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے پناہ محبت

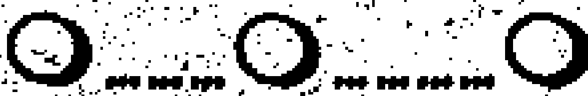
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب رخصت ہو کر آئیں اس وقت آپ رضی اللہ عنہا چونکہ کم سن تھیں اور دیگر خواتین کی طرح گھریلو امور میں ماہر نہ تھیں اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہا پر انتہائی شفقت فرماتے اور ہمہ وقت راہنمائی کے لئے تیار رہتے تھے تاکہ آپ رضی اللہ عنہا کو گھریلو امور میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی اور یہ اسی محبت کی نشانی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آپ رضی اللہ عنہا سے سخت رویہ نہ رکھا اور آپ رضی اللہ عنہا کو دینی مسائل سے آگاہی بخشی۔



قصہ نمبر ۲۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخموں کی مرہم پٹی کی

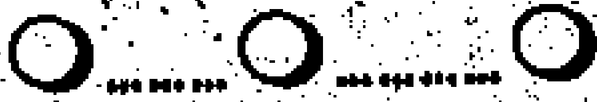
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی اور آپ رضی اللہ عنہا ہمہ وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت وصال قریب آیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی اجازت سے آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں قیام پذیر ہوئے۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک آپ رضی اللہ عنہا کی گود مبارک میں تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ہی بوقت وصال مسواک کو نرم کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احد میں زخمی ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی مرہم پٹی کی۔



قصہ نمبر ۲۱

حضور نبی کریم ﷺ کی کوئی بات نہ ٹالتی تھیں

منقول ہے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اور حضور نبی کریم ﷺ کی مسرت و رضا کے حصول میں شب و روز کوشاں رہتیں۔ اگر ذرا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے چہرے پر حزن و ملال و کبیدہ خاطری کا اثر نظر آتا تو فوراً بیقرار ہو جاتیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے قرابت داروں کا اتنا خیال تھا کہ ان کی کوئی بات ٹالتی نہ تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے خفا ہو کر ان سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھی تھیں لیکن جب حضور نبی کریم ﷺ کے قریبی ساتھیوں نے سفارش کی تو انکار نہ کر سکیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے رفقاء کی بھی اتنی ہی عزت کرتی تھیں اور ان کی کوئی بات بھی رد نہیں کرتی تھیں۔



قصہ نمبر ۲۲

قناعت پسندی کا عنصر بدرجہ اَتم موجود تھا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ذات میں قناعت پسندی کا عنصر بدرجہ اَتم موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی ازدواجی زندگی عسرت اور فقر و فاقہ سے بسر کی لیکن کبھی شکایت کا کوئی حرف زبان پر نہ لائیں۔ بیش بہا لباس، گراں قیمت زیور، عالی شان عمارت، لذیذ الوانِ نعمت، ان میں سے کوئی چیز شوہر کے ہاں ان کو حاصل نہیں ہوئی اور دیکھ رہی تھیں کہ فتوحات کا خزانہ سیلاب کی طرح ایک طرف سے آتا ہے اور دوسری طرف نکل جاتا ہے تاہم کبھی ان کی طلب بلکہ ہوس بھی آپ رضی اللہ عنہا کو دامن گیر نہیں ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہا نے کھانا طلب کیا پھر فرمایا میں کبھی سیر ہو کر نہیں کھاتی کہ مجھے رونا نہ آتا ہو۔ ایک شاگردہ نے پوچھا۔ ایسا کیوں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے وہ حالت یاد آتی ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ نے دنیا کو چھوڑا، خدا کی قسم! آپ ﷺ نے دن میں دو دفعہ کبھی سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔



قصہ نمبر ۲۲

آپ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں وحی نازل ہوتی تھی

عشق بے ربطی شیرازۂ اجزائے حواس
وصل ، زنگار رخِ آئینہ حسنِ یقین

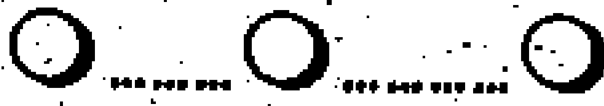
- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی اور یہ بات تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم تھی چنانچہ لوگ قصداً ہدیے اور تحفے بھیجتے تھے۔ جس دن ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام کی باری ہوتی تو دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو اس کا ملال ہوتا لیکن کوئی ٹوکنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ بالآخر سب نے مل کر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو آمادہ کر لیا وہ پیغام لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بیٹی! کیا جس کو میں چاہوں اس کو تم نہیں چاہو گی؟"

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے یہی کافی تھا وہ واپس چلی آئیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے پھر بھیجنا چاہا مگر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا راضی نہ ہوئیں۔ بالآخر سب نے ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نہایت سنجیدہ اور متین بی بی تھیں اس لئے موقع پا کر متانت

اور سنجیدگی کے ساتھ درخواست پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھ کو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے معاملے میں دق نہ کرو کیونکہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے علاوہ کسی اور بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔"



قصہ نمبر ۲۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام کام خود کرتی تھیں

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معمول تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا کام خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں۔ آٹا پیستی تھیں، خود گوندھتی تھیں، کھانا خود پکاتی تھیں، بستر اپنے ہاتھ سے بچھاتی تھیں، وضو کا پانی خود لا کر رکھتی تھیں، آپ ﷺ قربانی کے لیے جو اونٹ بھیجتے اس کے لئے خود قلاوہ بٹتی تھیں، آپ ﷺ کے سر میں اپنے ہاتھ سے کنگھا کرتی تھیں، جسم مبارک پر عطر مل دیتی تھیں، آپ ﷺ کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھوتی تھیں، سوتے وقت مسواک اور پانی سرہانے رکھتی تھیں، مسواک کو صفائی کی غرض سے دھویا کرتی تھیں، گھر میں آپ ﷺ کا کوئی مہمان آتا تو مہمانی کی خدمت انجام دیتیں۔

حضرت قیس غفاری رضی اللہ عنہ جو اہل صفہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا۔

"چلو عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے گھر چلو۔"

حضرت قیس غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حجرہ میں پہنچے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! ہم لوگوں کو کھانا کھلاؤ"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چونی کا پکا ہوا کھانا لائیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کی کوئی اور چیز مانگی تو چھوہارے کا حریرہ پیش کیا۔ پھر جب پینے کی چیز مانگی تو ایک بڑے پیالے میں دودھ حاضر کیا اس کے بعد ایک اور چھوٹے پیالے میں پانی لائیں۔



قصہ نمبر ۲۵

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص جب غزوہ سلاسل سے واپس آئے تو دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو۔"

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردوں کی نسبت کیا سوال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے باپ کو۔"

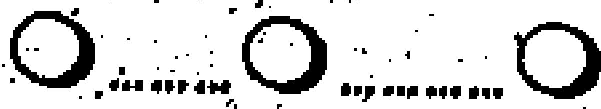
ایک دن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سمجھایا۔

"تم عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی نقل نہ کیا کرو وہ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔"

قصہ نمبر ۲۶

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والد سے عمر میں بڑے ہیں

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف فرما تھے اور اپنی اپنی ولادت کا تذکرہ فرما رہے تھے آپ دونوں کی گفتگو سے مجھے اندازہ ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد سے عمر میں بڑے ہیں۔



قصہ نمبر ۲۷

واقعہ افک

شعبان ۵ھ میں افک کا واقعہ پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ غزوہ بنی المصطلق کے لئے روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھی۔ اس سفر میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر مدینہ منورہ سے کچھ دور رات کے وقت یہ قافلہ قیام پذیر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا رفع حاجت کے لئے قافلہ سے قدرے فاصلہ پر چلی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک ہار تھا جو آپ رضی اللہ عنہا کے گلے میں تھا۔ دورانِ رفع حاجت وہ ہار وہیں کہیں گر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کی تلاش شروع کر دی۔ اس دوران قافلہ نے روانگی کی تیاریاں شروع کر دیں اور ساربانوں نے آپ رضی اللہ عنہا کی ڈولی یہ سمجھ کر دوبارہ اونٹ پر رکھ دی کہ آپ رضی اللہ عنہا ڈولی میں موجود ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اس ہار کو ڈھونڈنے کے بعد واپس پہنچیں تو قافلہ وہاں سے کوچ کر چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا پریشان ہو گئیں۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے پردے کا بھی ہوش نہ رہا۔ دفعتاً وہاں سے حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو کہ قافلہ کے پیچھے پیچھے تھے تاکہ اگر کسی کا کوئی سامان رہ جائے تو اسے اٹھا سکیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھ لیا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دیکھتے ہی انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جب ان کی آواز سنی تو فوراً اپنی چادر سے

چہرہ ڈھانپ لیا۔ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ آپ رضی اللہ عنہا کے قریب لا کر بٹھا دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہا سوار ہو گئیں اور انہوں نے اس اونٹ کی مہار تھام لی۔ جب حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہا کو لے کر لشکر اسلامی سے جا ملے تو اس وقت ساربانوں کو خبر ہوئی کہ ڈولی میں آپ رضی اللہ عنہا موجود نہیں ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قافلے سے بچھڑ جانا گو معمولی واقع تھا مگر منافقین نے اس واقعہ کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا شروع کر دیا۔ منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی منافق اور دیگر منافق کہنے لگ گئے کہ نعوذ باللہ آپ رضی اللہ عنہا پاک دامن نہیں رہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جب ان کے الزامات سنے تو شدید بیمار ہو گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان الزامات کی وجہ سے قدرے پریشان تھے جس کی وجہ سے وہ آپ رضی اللہ عنہا کی پہلے جیسی تیمارداری نہ کر سکے۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدین کے گھر آ گئیں جہاں ایک ماہ تک آپ رضی اللہ عنہا بستر پر بیمار پڑی رہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی باتیں سن رہے تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف اللہ عزوجل کے حکم کا انتظار تھا۔

قریباً ایک ماہ گزرنے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کلام سنا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ جاری ہو گیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پھر اللہ عزوجل کا فرمان لوگوں کو سنایا جس میں اللہ عزوجل نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کی گواہی دی اور تہمت لگانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی۔

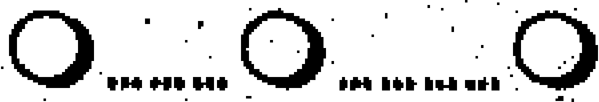
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا۔

"اللہ عزوجل نے تمہاری پاک دامنی کی گواہی دی ہے اور تم پر
تہمت لگانے والے عنقریب ذلیل و خوار ہوں گے۔ میں صرف
اللہ عزوجل کی گواہی کا انتظار کر رہا تھا۔"

واقعہ افک کے پیش آنے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اس بات کا شدید غم تھا کہ ان کی پاکباز بیٹی پر تہمت لگائی گئی ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کبھی زبان پر شکوہ نہ لائے سوائے ایک مرتبہ یہ کہا۔

"اللہ عزوجل کی قسم! ایسی بات کبھی ہمارے بارے میں زمانہ
جاہلیت میں بھی نہیں کی گئی۔"

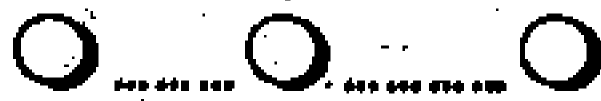
چنانچہ جب اللہ عزوجل کی جانب سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکبازی کی گواہی دی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر سجدہ میں جھکا دیا کہ اللہ عزوجل نے ان کے خاندان کی عزت کی گواہی دی۔



قصہ نمبر ۲۸

عید کے دن پہلوانی کے کرتب دیکھنا

ایک مرتبہ عید کا دن تھا چند حبشی عید کی خوشی میں نیزے ہلا کر پہلوانی کے کرتب دکھا رہے تھے۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمائش کی کہ میں ان کا کرتب دیکھنا چاہتی ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور آپ رضی اللہ عنہا ان کا تماشا دیکھتی رہیں یہاں تک کہ تھک کر خود ہی پیچھے ہٹیں اس دوران حضور نبی کریم ﷺ دروازے پر ہی کھڑے رہے۔



قصہ نمبر ۲۹

اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تم کو کیسا بچایا؟

منقول ہے ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ سے بڑھ بڑھ کر بول رہی تھیں۔ اتفاق سے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے انہوں نے یہ گستاخی دیکھی تو اس قدر برہم ہوئے کہ بیٹی کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا حضور نبی کریم ﷺ فوراً آڑے آ گئے اور انہیں مارنے سے روک دیا۔

جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تم کو کیسا بچایا؟"



قصہ نمبر ۳۰

اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ اس دن کا بدلہ ہے

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ایک سفر میں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھی اور اس وقت میرا جسم ہلکا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم آگے بڑھو۔ لوگ آگے چلے گئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا آؤ میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرو۔ میں نے دوڑ لگائی اور آپ ﷺ سے آگے نکل گئی۔ آپ ﷺ اس وقت خاموش رہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد جب میرا جسم بھاری ہو گیا تھا اور میں اس بات کو بھول چکی تھی ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ دوبارہ روانہ ہوئی۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم آگے بڑھو۔ لوگ آگے چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرو اور جب میں نے دوڑ لگائی تو آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا۔

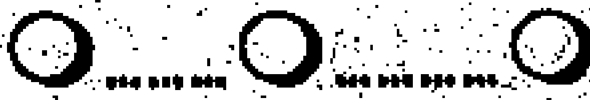
''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ اس دن کا بدلہ ہے۔''



قصہ نمبر ۳۱

چہرہ پر خزیرہ کا لیپ

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خزیرہ (ایک قسم کا کھانا) تیار کر کے لائی اور اس وقت ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا وہ بھی خزیرہ کھالیں۔ انہوں نے انکار کر دیا اور اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں کے مابین تشریف فرما تھے۔ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اگر آپ رضی اللہ عنہا نہیں کھائیں گی تو میں اسے آپ رضی اللہ عنہا کے چہرے پر لیپ کر دوں گی۔ انہوں نے انکار کر دیا چنانچہ میں نے وہ خزیرہ ان کے چہرہ پر لیپ کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور مجھے پکڑ لیا اور پھر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اس کے چہرہ پر لیپ کر دو اور پھر انہوں نے میرے چہرہ پر خزیرہ کا لیپ کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران تبسم فرماتے رہے۔



قصہ نمبر ۳۴

برا شخص

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت میں گھر پر موجود تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا برا شخص ہے اور پھر آپ ﷺ نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ وہ شخص اندر آیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا اور میں نے سنا کہ حضور نبی کریم ﷺ تبسم فرما رہے ہیں۔ جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اُس کے متعلق ایسا فرمایا اور آپ ﷺ اب اس سے مسکرا کر باتیں کر رہے تھے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جس سے لوگ اس کی برائی کی وجہ سے کنارہ کشی اختیار کریں۔"



قصہ نمبر ۳۳

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لونڈی تھی جو گانا گا رہی تھی۔ اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے حجرہ کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس لونڈی نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو خاموش ہو گئی اور وہاں سے بھاگ گئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب حجرہ میں داخل ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے تبسم فرمایا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یوں تبسم فرمانے کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ہماری لونڈی کچھ گا رہی تھی مگر جب اس نے تمہاری آواز سنی تو وہ خاموش ہو گئی اور یہاں سے بھاگ گئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! جب تک میں اس لونڈی کی آواز نہ سنوں گا یہاں سے ہرگز نہ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اس لونڈی کو بلایا اور اس لونڈی نے دوبارہ گایا اور آپ ﷺ اسے سنتے رہے۔



قصہ نمبر ۳۴

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبسم فرمانا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چیزیں ملیں جن میں سے ایک استعمال شدہ ہے اور ایک غیر استعمال شدہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو پسند فرمائیں گے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر استعمال شدہ کو۔ اس پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر بیویوں جیسی نہیں اور وہ پہلے سے شادی شدہ تھیں جبکہ میں کنواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری بات سنی تو تبسم فرمایا۔

حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے دریافت کیا آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارا دن کہاں رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

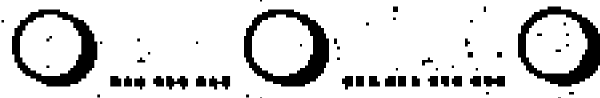
''اے حمیرا (رضی اللہ عنہا)! میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے سیر نہیں ہوتے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات سنی تو تبسم فرمایا۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایسی چراگاہوں

میں جائیں جن میں سے ایک چری گئی ہو اور دوسری نہ چری گئی ہو تو آپ ﷺ کسے پسند فرمائیں گے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"جو نہ چرائی گئی ہو۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے علاوہ آپ ﷺ کی دیگر تمام ازواج دوسرے مردوں کے پاس رہ چکی ہیں۔ آپ ﷺ نے میری بات سنی تو تبسم فرمایا۔



قصہ نمبر ۳۵

خوش الحان تلاوت سن کر رک گئیں

ایک دن ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تشریف لے گئیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو واپسی میں کچھ تاخیر ہو گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی تو عرض کیا کہ میں نے راستہ میں کسی قاری کو نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے سنا پھر میرے قدم خود بخود تلاوت کلامِ پاک سننے کے لئے رک گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے قاری کو کس حال میں چھوڑا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ ابھی تلاوت کر رہا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر پکڑی اور باہر تشریف لائے اور اس جانب تشریف لے گئے جس جانب قاری کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی اور وہاں انتہائی خوش کن منظر تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہر چیز تلاوت کلامِ پاک سننے کے لئے ساکت ہو گئی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دلنشیں منظر دیکھا تو تبسم فرمایا اور وہ قاری حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”اے ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ! تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے میری امت میں تجھ جیسا قاری پیدا فرمایا۔“



قصہ نمبر ۳۶

دعائیہ کلمات

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ اللہ عزوجل کا ایک اسم ایسا بھی ہے کہ اگر اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو اللہ عزوجل دعا کو قبول فرماتا ہے؟"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اسم مجھے بھی سکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! وہ تمہارے لئے ٹھیک نہیں۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں ناراض ہو کر گھر کے ایک کونے میں چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد آئی اور آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ اسم سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

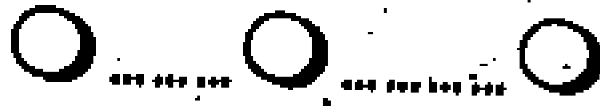
"تمہارے لئے وہ ٹھیک نہیں اور جو چیز تمہارے لئے ٹھیک نہیں میں تمہیں وہ کیسے سکھا سکتا ہوں اور تمہارے لئے یہ مناسب نہیں

کہ تم اس کے ذریعے دنیاوی مال کا سوال کرو۔"

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اٹھی اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی۔

"الٰہی! بے شک میں تجھے اللہ کہہ کر پکارتی ہے اور تجھ کو رحمٰن کہہ کر پکارتی ہوں اور تجھے بر اور رحیم کہتی ہوں اور میں تجھے تیرے ان تمام اسماء سے پکارتی ہوں جن کا علم مجھے ہے اور جن کا علم مجھے نہیں ہے تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دعائیہ کلمات سنے تو تبسم فرمایا اور فرمایا وہ اسم انہی میں سے ہے جن کے ساتھ تم نے دعا مانگی۔



قصہ نمبر ۳۷

جو کا آٹا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ غسل فرمایا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے کے بعد باہر تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر جو کا آٹا مل دیا اور منہ پر کپڑا رکھ کر مسکرانے لگی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ کیا ہے؟''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے مسکراتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جو کا آٹا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کا آٹا ملنے سے جسم صاف ہو جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری بات سنی تو تبسم فرمایا اور دوبارہ جا کر غسل کیا۔



قصہ نمبر ۳۸

تسبیح حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ فتوحات کے زمانہ میں بے شمار غلام اور لونڈیاں بطور مالِ غنیمت آئیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر گھریلو کام کاج کے لیے کوئی لونڈی مانگ لیں تاکہ گھریلو کام کاج میں ان کی مدد ہو سکے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر موجود نہ تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خاطر تواضع کی اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا مدعا بیان کیا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے پر ان سے بات کریں گی۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر واپس تشریف لے گئیں اور پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی اور ان کا مدعا بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت فوراً آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''بیٹی! میں تمہیں فی الحال کوئی لونڈی یا غلام نہیں دے سکتا

کیونکہ ابھی مجھے اصحابِ صفہ کی خورد و نوش کا بندوبست کرنا ہے اور میں ان لوگوں کو کیسے بھول جاؤں جنہوں نے دین اسلام کی خدمت کے لئے اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا تا کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ میں تمہیں آج ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے لئے لونڈی اور غلام کی نسبت ہزارہا درجے بہتر ہے۔"

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتائیے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تم رات کو سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ عمل تمہارے لئے لونڈی اور غلام کی نسبت کئی گنا بہتر ہوگا۔"



قصہ نمبر ۳۹

واقعہ تحریم

کس نے دیکھا نفس اہل وفا آتش خیز
کس نے پایا اثر نالۂ دل ہائے حزیں

حضور نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ بعد نمازِ عصر آپ ﷺ تھوڑی دیر اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس جا کر بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ کے عدل کا حال یہ تھا کہ کسی زوجہ کی طرف زیادہ جھکاؤ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام، ام المومنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں چند روز تک معمول سے زیادہ دیر تک تشریف فرما رہے اس لئے اوقاتِ مقررہ پر دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو آپ ﷺ کی آمد کا انتظار رہا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ ﷺ کی بابت دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے کسی عزیز نے شہد بھیجا ہے اور شہد چونکہ حضور نبی کریم ﷺ کو بے انتہا مرغوب ہے اور وہ روزانہ آپ ﷺ کے سامنے شہد پیش کرتی ہیں اور آپ ﷺ اپنے اخلاق کی وجہ سے انکار نہیں فرماتے اس لئے روزانہ کے معمول میں ذرا فرق آ گیا ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نظافت پسند تھے اور ذرا سی بو بھی آپ ﷺ

کو نہایت ناگوارِ خاطر ہوتی تھی۔ شہد کی مکھیاں جس قسم کا پھول چوستی ہیں شہد کی مٹھاس میں اسی قسم کی لذت اور بو ہوتی ہے۔ عرب میں مغافیر ایک قسم کا پھول ہوتا ہے جس کی بو میں ذرا نیند کی سی کرختگی ہوتی ہے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو سمجھا دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ جب تشریف لائیں تو یہ پوچھا جائے۔

"یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے منہ سے یہ کیسی بو آتی ہے؟
جب آپ ﷺ یہ فرمائیں کہ شہد کھایا ہے تو کہیں کہ شاید مغافیر کا شہد ہے"

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ کو شہد سے کراہت پیدا ہوئی اور آپ ﷺ نے عہد کیا کہ اب کبھی شہد نہ کھاؤں گا۔ اگر یہ کوئی معمولی بات ہوتی تو اللہ عزوجل سورۂ تحریم کی آیات نازل نہ فرماتے جس میں اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔

"اے پیغمبر! اللہ نے آپ (ﷺ) کے لئے جو حلال کیا ہے
اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے اس کو خود پر حرام نہ کریں' اللہ
بخشنے والا اور مہربان ہے اور اس نے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا
ہے اللہ تمہارا مالک ہے اور علم و حکمت والا ہے۔"

منقول ہے اس واقعہ کے دوران ہی حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے کوئی راز کی بات کہی جو انہوں نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کر دی چنانچہ سورۂ تحریم میں ہی ذیل کا فرمانِ خداوندی نازل ہوا۔

”اور پیغمبر نے اپنی کسی بیوی سے ایک راز کی بات کہی جب اس نے دوسرے سے اس کو کہہ دیا اور اللہ نے پیغمبر پر اس واقعہ کو ظاہر کر دیا تو پیغمبر نے اس بیوی کو اس کا قصور کچھ بتایا اور کچھ نہیں بتایا اس نے کہا آپ سے کس نے یہ کہہ دیا پیغمبر نے جواب دیا مجھ کو اس باخبر دانا نے بتایا۔“



قصہ نمبر ۴۰

واقعہ ایلاء

واقعہ تحریم کے بعد ایلاء کا واقعہ پیش آیا۔ یہ ۹ ھ کا واقعہ ہے اس وقت عرب کے دور دراز صوبے زیر نگیں ہو چکے تھے، مالِ غنیمت، فتوحات اور سالانہ محاصل کا بے شمار ذخیرہ وقتاً فوقتاً مدینہ آتا رہتا تھا۔ فتح خیبر کے بعد غلہ اور کھجوروں کی جو مقدار ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے مقرر تھی، ایک تو وہ کم تھی، پھر فیاضی اور کشادہ دستی کے سبب سال بھر بمشکل کفایت کر سکتی تھی، آئے دن گھر میں فاقہ ہوتا تھا، ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں بڑے بڑے رؤسائے قبائل کی بیٹیاں بلکہ شہزادیاں داخل تھیں جنہوں نے اس سے پہلے خود اپنے یا پہلے شوہروں کے گھروں میں ناز و نعم کی زندگیاں بسر کی تھیں اس لئے انہوں نے مال و دولت کی یہ بہتات دیکھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصارف میں اضافہ کی خواہش ظاہر کی۔

یہ واقعہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنا تو نہایت مضطرب ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنی صاحبزادی کو سمجھایا۔

''تم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصارف کا تقاضا کرتی ہو تم کو جو کچھ مانگنا ہو مجھ سے مانگو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرا لحاظ فرماتے ہیں ورنہ وہ تمہیں طلاق دے دیتے۔''

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک ایک بی بی کے دروازے پر

گئے اور ان کو نصیحت کی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ)! تم ہر چیز میں مداخلت کرتے ہی تھے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے معاملہ میں بھی دخل دیتے ہو۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ جواب سنا تو افسردہ ہو کر خاموش ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں ہیں اور دائیں بائیں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بیٹھی اپنے اخراجات کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ یہ دونوں صاحبان اپنی صاحبزادیوں کو مارنے پر آمادہ ہو گئے تو انہوں نے کہا ہم آئندہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زائد مصارف کی تکلیف نہ دیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے مطالبہ پر قائم رہیں اور انہی دنوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر کر زخمی ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے متصل ایک بالا خانہ میں قیام کیا اور عہد کیا ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عہد پر منافقین نے مشہور کر دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے سنا تو وہ سب جمع ہو گئیں اور رونا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بالا خانے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو طلاق دے دی ہے؟''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"نہیں یہ جھوٹ ہے۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے حکم پر اس کی منادی کرا دی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سن کر والہانہ نعرۂ تکبیر بلند کیا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں دنوں کی گنتی کرتی رہی یہاں تک کہ حضور نبی کریم ﷺ انتیس دن بعد بالا خانے سے نیچے آئے اور میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا۔

"ابھی مہینہ پورا نہیں ہوا۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

"تم اپنے والدین سے مشورہ کر لو کیونکہ اللہ عزّوجل نے مجھ پر سورۃ الاحزاب کی آیات نازل فرمائی ہیں جن میں اللہ عزّوجل نے فرمایا ہے۔

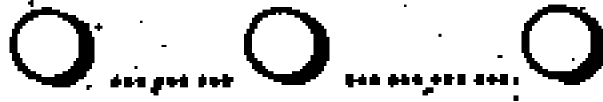
"اے پیغمبر (ﷺ)! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم کو دنیاوی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی ہوس ہے تو آؤ میں تمہیں رخصتی کے جوڑے دے کر رخصت کر دوں اور اگر اللہ اور رسول (ﷺ) اور آخرت پسند ہے تو اللہ نے تم سے نیک عورتوں

کے لئے بڑا ثواب مہیا کر رکھا ہے۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب اللہ عزوجل کا فرمان سنا تو عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو اختیار کرتی ہوں۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔



قصہ نمبر ۴۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی۔

"الٰہی! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی ہر اس خیر کا سوال کرتی ہو جو تجھے معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔ اور میں تجھ سے ہر اس شر سے پناہ طلب کرتی ہوں جو تجھے معلوم ہے اور مجھے معلوم نہیں۔

الٰہی! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتی ہوں جس کا تیرے بندے اور تیرے نبی نے سوال کیا اور ہر اس شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ طلب کی۔

الٰہی! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتی ہوں اور اس قول اور عمل کا سوال کرتی ہوں جو جنت کے قریب کر دے۔

الٰہی! میں تجھ سے دوزخ سے پناہ طلب کرتی ہوں اور اس قول و عمل سے پناہ طلب کرتی ہوں جو دوزخ کے قریب کر دے۔

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ میرے لیے جو چیز مقدر کرے تو اچھی چیز مقدر کرے۔"

قصہ نمبر ۴۲

تمہارا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا مسلمانوں کے بچے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! جنت میں۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مشرکین کے بچے قیامت کے دن کہاں ہوں گے؟

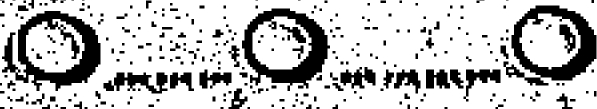
آپ ﷺ نے فرمایا۔

''دوزخ میں۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے اعمال کا زمانہ نہیں پایا اور ان پر قلم تکلیف جاری نہیں ہوا؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

''تمہارا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے وہ کیا عمل کرنے والے تھے؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں دوزخ میں ان کے رونے اور چلنے کی آواز سنا دوں۔''



قصہ نمبر ۴۳

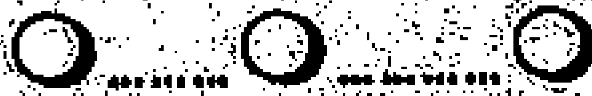
ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی نماز میں امامت کریں گے

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نماز کی امامت کے لئے کہیں۔ میں نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ بہت جلد مغموم ہو جاتے ہیں اور جب وہ امامت کے لئے کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز نہ سن سکیں گے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز میں امامت کے لئے کہہ دیں۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"نہیں! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی نماز میں امامت کریں گے۔"



قصہ نمبر ٤٤

بوقت وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آمد

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا۔ جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا جس پر وہ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ مسکرا پڑیں۔ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ ٹال گئیں۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ پھر اصرار کر کے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مجھے اپنے وصال کی خبر دی جس کو سن کر میں رو دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھ سے آن ملو گی جس کو سن کر میں مسکرا دی۔



قصہ نمبر ۴۵

حضور نبی کریم ﷺ کا حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں منتقل ہونا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جنت البقیع سے واپس تشریف لائے تو میرے سر میں اس وقت شدید درد تھا کہ میں کہہ رہی تھی۔

''ہائے میرا سر ہائے میرا سر۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

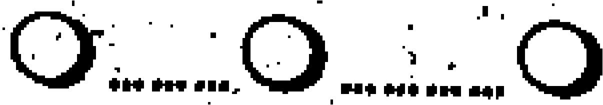
''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میرے سر میں بھی شدید درد ہے۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، پھر درد کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس روز حضور نبی کریم ﷺ ام المومنین حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف فرما تھے کیونکہ آج ان کی باری کا دن تھا۔ بیماری کی اس شدت کے باوجود حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی باریوں کا لحاظ رکھا لیکن جب ہر روز مکان بدلنے میں دقت محسوس ہوئی تو تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو طلب کیا اور بیماری کے دن میرے (ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) کے حجرہ میں گزارنے کے لئے اجازت طلب کی۔ جب سب نے خوشی سے اجازت دے دی

تو آپ ﷺ میرے حجرہ میں تشریف لے آئے اور بیماری کی وجہ سے شدید کمزوری تھی اس لئے حضرت سیّدنا فضل بن عباس اور حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے کندھوں کا سہارا لے کر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ قدم مبارک نقاہت کی وجہ سے زمین کے ساتھ گھسٹ رہے تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور نبی کریم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میں اس کھانے کا درد آج محسوس کر رہا ہوں جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ اس زہر کی وجہ سے میری رگ دل کٹ رہی ہے۔"



قصہ نمبر ٤٦

آٹھ دینار

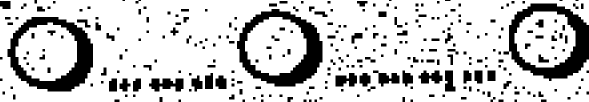
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں بیماری کے دوران حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! وہ دینار کہاں ہیں؟"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں فوراً اٹھی اور آٹھ دینار جو رکھے ہوئے تھے لے آئی۔ حضور نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنے ہاتھ میں کچھ دیر الٹ پلٹ کرتے رہے پھر فرمایا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر میں یہ دینار اپنے گھر چھوڑ کر اپنے رب سے ملاقات کروں گا تو میرا رب فرمائے گا میرے بندے کو مجھ پر اعتماد نہیں تھا؟ تم انہیں فوراً مساکین میں تقسیم کر دو۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے گھر میں جو آخری پونجی تھی اسے نکال کر مساکین میں تقسیم کر دیا۔



قصہ نمبر ۴۷

اللہ عزوجل کے بے شمار احسانات

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھ پر اللہ عزوجل کے بے شمار احسانات ہیں۔ ان میں بڑا احسان یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حجرے میں اور میری باری کے دن میرے سینے اور گردن کے درمیان وصال فرمایا۔ اللہ عزوجل نے میرے لعابِ دہن اور حضور کے لعابِ دہن کو آپس میں ملا دیا۔ وہ اس طرح کہ اس دن میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میرے گھر آئے، ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ میں نے دیکھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی طرف غور سے دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنا چاہتے ہیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر حکم ہوتو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) سے مسواک لے لوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرانور سے اشارہ فرمایا چنانچہ میں نے اپنے بھائی سے مسواک لی۔ میں نے دیکھا وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا ارشاد ہوتو میں اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نرم کردوں؟

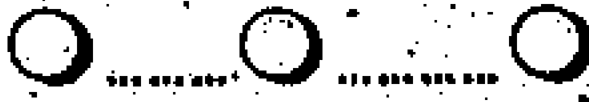
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنے سر انور سے اشارہ کیا کہ ہاں! چنانچہ میں نے اس کو اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے وہ مسواک لے لی۔ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے پانی کا برتن پڑا تھا حضور نبی کریم ﷺ اس پانی میں ہاتھ مبارک ڈالتے تھے اور اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے اور فرماتے۔

لا الٰہ الا اللہ

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے دست مبارک کھڑا کیا اور یہ فرمانے لگے۔

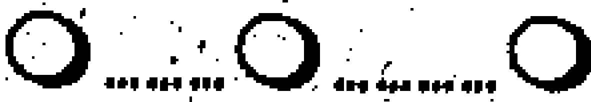
فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى



قصہ نمبر ٤٨

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھیں

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے دست مبارک پر پھونکتے پھر اپنا دست مبارک اپنے سارے جسم پر پھیرتے تھے۔ اس آخری علالت میں، معوذتین پڑھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دم کرتی تھی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم پر بطورِ تبرک پھیرتی۔



قصہ نمبر ۴۹

ایسی خوشبو جو پہلے کبھی نہ سونگھی تھی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ کی روح مبارک جسم اطہر سے نکل کر سوئے رفیق اعلیٰ روانہ ہوئی تو میں نے ایسی خوشبو سونگھی جو میں نے آج تک کبھی نہیں سونگھی تھی۔



قصہ نمبر ۵۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

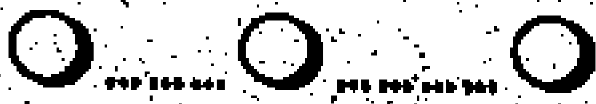
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزرج میں

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔''

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

''اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔''



قصہ نمبر ۵۱

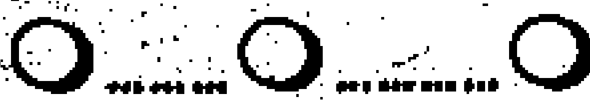
افضل ترین چاند

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا ایک خواب عرض کیا کہ تین چاند میری گود میں آ کر گرے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اگر تیرا یہ خواب سچا ہوا تو تیرے گھر میں ساری دنیا سے تین بہترین آدمی دفن ہوں گے۔"

پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ ان تین چاندوں سے افضل ترین چاند ہے۔"



قصہ نمبر ۵۲

بوقت وصال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر مبارک بیس برس تھی

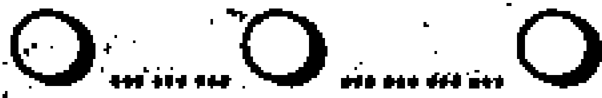
کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے بے تحاشا اشکوں کا سیلاب جاری ہو گیا۔ آناً فاناً یہ خبر سارے مدینہ منورہ میں پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہا کے حجرۂ مبارک میں مدفون کیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک قریباً بیس برس تھی۔



قصہ نمبر ۵۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی وارث نہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد چند امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ انہیں وراثت میں حصہ مل سکے۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس معاملہ سے انکار کیا اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرا کوئی وارث نہیں۔



قصہ نمبر ۵٤

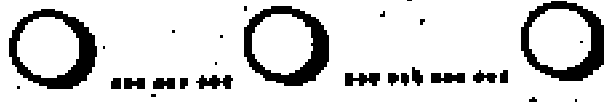
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت

آستان پر ہے ترے جوہر آئینہ سنگ
رقم بندگی حضرت جبرائیل امیں

کتب سیر میں منقول ہے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرض الموت میں گرفتار ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بہت مغموم تھیں آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نصیحت کرنے کی درخواست کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"بیٹی! وہ وقت آ گیا ہے جب تمام پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں اور میں اپنا انجام دیکھ رہا ہوں۔ اب اگر مجھے کوئی خوشی ہے تو وہ دائمی خوشی ہے اور اگر کوئی پریشانی ہے تو وہ بھی دائمی پریشانی ہے۔ میں نے خلافت کا بوجھ اس وقت اٹھایا جب حالات انتہائی ناسازگار تھے اور اگر میں اس وقت یہ ذمہ داری قبول نہ کرتا تو امت کا شیرازہ بکھر جاتا۔ میرا اللہ گواہ ہے کہ میں نے اسی وجہ سے یہ بوجھ اٹھایا کہ اس کے بعد میرے اندر غرور پیدا نہ ہو اور نہ ہی میں نے کبھی اپنے اس عہدے پر فخر کیا۔ میں نے کبھی بیت المال

سے اپنی ضرورت سے زیادہ مال حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور بس اتنا ہی لیا جتنی مجھے حاجت تھی۔ جب میرا وصال ہو جائے تو میری یہ چکی اور غلام، میری چادر اور میرا بستر یہ سب کچھ تم بیت المال کو واپس کر دینا۔"



قصہ نمبر ۵۵

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بشارت

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میری بیٹی! میرے پاس جو میرا مال تھا وہ اب وارثوں کا ہو چکا میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم میں تقسیم فرما لینا۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے والد بزرگوار کی بات سن کر دریافت کیا ابا جان! میری تو ایک ہی بہن اسماء (رضی اللہ عنہا) یہ میری دوسری بہن کون سی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بیوی بنت خارجہ اس وقت حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری بہن ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ایسا ہی ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ بنت خارجہ کے گھر بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام "اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا)" رکھا گیا۔



قصہ نمبر ۵۶

مردہ اپنے انجام کی طرف جا رہا ہوتا ہے

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔

''آج کون سا دن ہے؟''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے بتایا کہ آج سوموار ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس روز ہوا تھا؟''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے بتایا کہ اسی روز ہوا تھا۔آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری بات سن کر فرمایا۔

''تو مجھے بھی آج رات ہی کی توقع ہے۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے بتایا کہ تین اکہرے یمنی سفید رنگ کے کپڑے تھے جن میں قمیض اور پگڑی نہ تھی۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

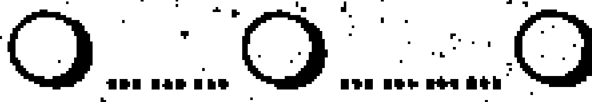
"میرے پاس دو چھوٹی چھوٹی چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے کفن دے دینا۔"

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان سے بہت کچھ دیا ہے ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیا کفن پہنائیں گے۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

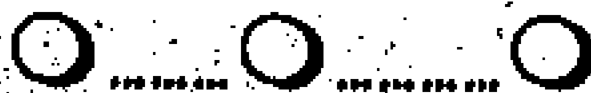
"کپڑے کی ضرورت میت سے زیادہ زندہ آدمی کو ہے مردہ تو انجام کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔"



قصہ نمبر ۵۷

حجرہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تدفین

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کیا جائے چنانچہ جب قبر مبارک کھودی گئی تو اس طریقے سے کھودی گئی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے برابر تھا اور جب بعد میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھودی گئی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانوں کے برابر تھا۔



قصہ نمبر ۵۸

حبیب کو حبیب سے ملا دو

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد یہ سوال پیدا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا جائے؟ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ جنت البقیع میں دفن کیا جائے۔ میری دلی خواہش تھی کہ میرے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں میرے حجرے میں دفن ہوں چنانچہ مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا اور مجھے خواب میں ایک منادی سنائی دی کہ کوئی اعلان کر رہا تھا: حبیب کو حبیب سے ملا دو۔ میں نے بیدار ہونے کے بعد اس کا ذکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کیا تو بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کا اقرار کیا کہ انہوں نے بھی یہ منادی سنی تھی چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفون کیا گیا۔

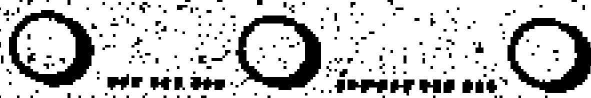


قصہ نمبر ۵۹

قبر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر دعا کرنا

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر کھڑے ہوکر یوں دعا فرمائی۔

''اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو رونق اور تازگی بخشے اور آپ رضی اللہ عنہ کی نیک کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے منہ موڑ کر اسے خوار کر دیا اور آخرت کی طرف متوجہ ہوکر اس کی عزت افزائی فرمائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا وصال امت مسلمہ کے لئے سب سے بڑا حادثہ ہے۔ کتاب اللہ کا وعدہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مصیبت پر صبر کرنے سے اجر ملے گا پس میں صبر کرتی ہوں اور اللہ عزوجل سے ایفائے عہد کی توقع رکھتی ہوں اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا گو ہوں اور ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ عزوجل کی سلامتی اور رحمت ہو آپ رضی اللہ عنہ پر۔''



قصہ نمبر ۶۰

حجرۂ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تدفین

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے والد بزرگوار کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن میں عمر رضی اللہ عنہ کی ذات کو خود پر ترجیح دیتی ہوں اور یہ جگہ ان کو عطا کرتی ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بتایا گیا کہ ام المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جگہ مرحمت فرما دی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ میرے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا دو تاکہ میں اپنا سر زمین سے لگا سکوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔



قصہ نمبر ۶۱

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حیاء

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ بستر مبارک پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے میری چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور خود اسی طرح لیٹے رہے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ دیر بات چیت کی اور واپس لوٹ گئے۔

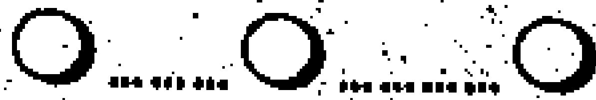
حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے بھی اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی طرح لیٹے رہے یہاں تک کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بات چیت کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جانے کے کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور نبی کریم ﷺ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھ سے کہا کہ اپنی چادر سنبھالو۔ پھر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کچھ دیر تک حضور نبی کریم ﷺ سے بات

چیت کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے آنے پر لیٹے رہے اور جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری چادر بھی مجھے واپس لوٹا دی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

”عثمان (رضی اللہ عنہ) شرمیلے ہیں اور مجھ ڈر تھا کہ اگر میں اسی حالت میں رہا تو وہ اپنی بات مجھ سے بیان نہ کر سکیں گے اور میں ایسے شخص سے شرم کیوں نہ کروں جس سے ملائکہ بھی شرم کرتے ہیں۔“



قصہ نمبر ٦٢

تم میرے نزدیک ہوتی تو عثمان رضی اللہ عنہ بات نہ کرتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پیچھے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ حجرہ مبارک میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت دے دی اور وہ بھی حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم پیچھے ہٹ جاؤ اور پھر اپنے دونوں زانوؤں کو ڈھانپ لیا اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ جب کچھ دیر بعد یہ تینوں حضرات واپس چلے گئے تو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ جب میرے والد اور ان کے ساتھی تشریف لائے تو آپ ﷺ نے نہ

ہی مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور نہ اپنے زانو ڈھانپے اور جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی ہٹنے کا حکم دیا اور اپنے زانو بھی ڈھانپ لیے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بلاشبہ فرشتے عثمان (رضی اللہ عنہ) سے حیاء کرتے ہیں جیسے اللہ عزوجل اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کرتے ہیں اور عثمان (رضی اللہ عنہ) آجاتے اور تم میرے قریب ہوتیں تو وہ مجھ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔"



قصہ نمبر ۶۳

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانا

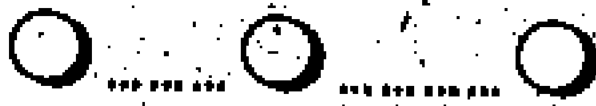
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے فلاں صحابی کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کیا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تو پھر کیا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر کسے بلاؤں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ) کو۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ آپ رضی اللہ عنہ آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہٹنے کا حکم دیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ سے سرگوشی میں کچھ کہنے لگے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا چنانچہ جب یومِ دار ہوا یعنی جس دن آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ ان سے کیوں نہیں لڑتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں ان سے نہیں لڑوں گا کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے اس لئے میں صبر کروں گا۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"میرا خیال ہے حضور نبی کریم ﷺ کی سرگوشی یا وہ معاہدہ اسی دن کے لئے تھا۔"



قصہ نمبر ٦٤

شرپسندوں کو روکنا بس میں ہوتا تو انہیں روکتی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شرپسندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! تم مجھے ایسی باتوں پر لعن طعن کرتے ہو جو تم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں من وعن قبول کیں، میں نے تم سے نرمی برتی اور مروت سے کام لیا اس لئے تمہاری یہ جرأت ہوئی کہ تم آج اس حد تک چلے گئے۔ میں تمہارا مسلمان بھائی ہوں اور جہاں تک میرے بس میں تھا میں نے تمہاری اصلاح کی کوشش کی، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہ مانگی تھی کہ اللہ ایسی ہستی کو تم پر امیر بنائے جو تم سب کے لئے قابلِ احترام ہو، کیا تم میرے سابق الاسلام ہونے کو نہیں جانتے، کیا تم جانتے نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قتل کی افواہ پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی تھی، کیا تم جانتے نہیں کہ دینِ اسلام کے لئے میری کیا خدمات ہیں، یاد رکھو! اگر تم نے مجھے ناحق قتل کیا تو روزِ حشر تک کبھی تمہارے اختلافات ختم نہ ہوں گے اور تمہاری گردنیں

تلواروں سے بچ نہ پائیں گی۔"

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خطاب سن کر شرپسندوں میں سے آواز آئی بے شک آپ رضی اللہ عنہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے ہیں مگر ہم آپ رضی اللہ عنہ کو خلافت سے ہٹائے بغیر پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی اس تقریر کے بعد شرپسندوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے مکان کے گرد گھیرا مزید تنگ کر دیا اور سختی کے ساتھ کھانے پینے کی چیزوں کو اندر جانے سے روک دیا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس معاملے میں نہایت پریشان تھیں انہوں نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر صحابہ جنہوں نے صلح کی کوششیں کی تھیں ان کو ناکام ہوتے دیکھ لیا تھا اور ان کے پیش نظر ام المومنین حضرت سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بھی حال تھا کہ ان شرپسندوں نے ان کے ساتھ کیسے بدتمیزی کی تھی۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس نازک موقع پر حج کا ارادہ کیا اور اپنے بھائی محمد بن ابی بکر کو ساتھ چلنے کے لئے کہا لیکن محمد بن ابی بکر نے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی محمد بن ابی بکر سے کہا۔

"اگر میرے بس میں ہوتا کہ میں ان شرپسندوں کو باز رکھ سکوں تو میں ان کے اس ناپاک ارادے کو پورا نہ ہونے دوں۔"



قصہ نمبر ٦٥

جنگ جمل

حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ نامزد کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی خلافت کے خلاف شام میں محاذ کھڑا ہو گیا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو کہ حج کہ ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں موجود تھیں انہیں حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مکہ مکرمہ سے واپسی پر سرف کے مقام پر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا اس خبر کو سنتے ہی فرمایا کہ مفسدین نے وہ خون بہایا جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ مفسدین نے اس مقدس شہر کی حرمت کو داغدار کیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آماجگاہ تھا۔ انہوں نے اس مہینے میں خونریزی کی جس میں خون بہانا منع تھا اور انہوں نے وہ مال لوٹا جس کا لینا ان کے لئے کسی طور جائز نہ تھا۔ اس خبر کے بعد آپ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ واپس لوٹ گئیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ واپس پہنچیں تو لوگ آپ رضی اللہ عنہا کی سواری کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کے اس مجمع عام سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ) ناحق شہید کر دیئے گئے اور میں عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خون کا بدلہ لوں گی اس لئے تم لوگ بھی اپنے خلیفہ کا خون رائیگاں نہ جانے دو اور قاتلوں سے قصاص لے کر اسلام کی حرمت قائم رکھو۔ اللہ کی قسم! عثمان (رضی اللہ عنہ) کی انگلی باغیوں کے تمام عالم سے بہتر ہے۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت عبداللہ بن عامر حضرمی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باتوں کو سنا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے خون کا بدلہ سب سے پہلے میں لینے والا ہوں۔ اس دوران حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اور حضرت ولید رضی اللہ عنہ بن عقبہ بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے بھی مدینہ منورہ کے حالات بیان کیے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ان حضرات کو بھی اپنے ساتھ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کی دعوت دی جسے انہوں نے قبول کر لیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے والوں کی ایک زبردست جمعیت مکہ مکرمہ میں تیار ہوگئی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان حضرات سے مشورہ کیا۔ کچھ نے ملک شام جانے کا مشورہ دیا لیکن ابن عامر رضی اللہ عنہ نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ملک شام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان باغیوں کو روکنے کے لئے کافی ہیں ہمیں بصرہ کی جانب جانا چاہئے کیونکہ بصرہ کے لوگ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حامی ہیں اور وہاں میرے مراسم گہرے ہیں۔ جب بصرہ پر ہماری گرفت مضبوط ہوگئی تو پھر اہل بصرہ بھی ہمارے ساتھ مل کر قصاص کا مطالبہ کریں گے اور اس طرح ہم بہتر طور پر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہا سمیت تمام حاضرین نے اس مشورہ کو پسند کیا اور اس بات کا اعلان کر دیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہا اور حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم بصرہ روانہ ہو رہے ہیں اور جو لوگ کسی بھی طرح اسلام کے ہمدرد ہیں اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینے کے حق میں ہیں وہ ہمارے ساتھ بصرہ روانہ

ہوں۔ جس شخص کے پاس سواری نہ ہو گی اسے سواری فراہم کی جائے گی۔

مکہ مکرمہ سے بصرہ کی جانب سفر شروع ہوا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس لشکر کی تعداد قریباً ڈیڑھ ہزار تھی۔ بصرہ پر اس وقت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ گورنر تھے۔ انہوں نے کوشش کی کہ کسی طرح یہ واپس چلے جائیں مگر تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی ان کوششوں کا فائدہ یہ ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا کا لشکر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک آپ رضی اللہ عنہا کے مؤقف کو درست تسلیم کرتا تھا جبکہ دوسرا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے مؤقف کو درست تسلیم کرنے لگا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کے لشکر کو مقابلہ کر کے راہِ فرار پر مجبور کرنا چاہا مگر اس میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کو شکست ہوئی اور وہ قیدی بنا لئے گئے۔ اس لڑائی کے بعد بصرہ پر آپ رضی اللہ عنہا کا قبضہ ہو گیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بصرہ پر ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قبضہ کی خبر ملی تو انہوں نے محمد بن ابوبکر اور محمد بن جعفر رضی اللہ عنہم کو ایک خط دے کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور ان سے جنگ کی صورت میں بھرپور تعاون کا وعدہ لینا چاہا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا پیغام ملنے کے بعد ان کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا اور کہا جنگ کے لئے نکلنا دنیا کی راہ ہے اور بیٹھے رہنا آخرت کی راہ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا مؤقف کوفہ والوں کا مؤقف تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر جنگ ضروری ہے تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے کیونکہ انہوں نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ناحق شہید کیا۔ حضرت محمد بن ابوبکر اور حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہم واپس پہنچے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

کے موقف سے آگاہ کیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مالک بن اشتر رضی اللہ عنہم کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا لیکن یہ حضرات بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کے باوجود حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کے موقف سے نہ ہٹا سکے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک ہی موقف تھا کہ جب تک یہ فتنہ ختم نہیں ہو جاتا میں خاموش رہوں گا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے وفد کی ناکامی کے بعد اپنے صاحبزادے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو کوفہ بھیجا۔ جب یہ دونوں حضرات کوفہ پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس فتنہ کی پیشین گوئی کی تھی وہ آچکا، اپنے ہتھیار ضائع کر دو اور گوشہ نشینی اختیار کر لو کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس موقع پر سونے والا بیٹھنے والے سے، بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اس وقت مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سلام کرنے کے بعد ان سے گفتگو شروع کی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم نے عثمان (رضی اللہ عنہ) کی کوئی مدد نہیں کی اور فاجروں کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ سن کر غصہ آ گیا۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی مداخلت کرتے ہوئے فرمایا لوگوں نے اس بارے میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں کیا اور سوائے اصلاح کے ہمارا کوئی مقصد نہیں اور امیر المومنین اصلاح امت کے کاموں میں کسی سے خوف نہیں کھاتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا میرے ماں باپ آپ

رضی اللہ عنہ پر قربان ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا مگر تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور بھائی کا خون و مال حرام ہے۔ کوفہ کے لوگ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بہت عزت و توقیر کرتے تھے اس لئے اہل کوفہ کو حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے آنے سے ان کی جانب رغبت ہو گئی۔ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر ذیل کی تقریر کی۔

"اے لوگو! ہماری دعوت کو قبول فرماؤ اور ہماری اطاعت کرو اس وقت جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس میں ہماری مدد کرو۔ امیر المومنین کا فرمانا ہے کہ اگر ہم مظلوم ہیں تو ہماری حمایت کرو اور اگر ہم ظالم ہیں تو ہم سے حق وصول کرو۔"

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر اہل کوفہ کے دل نرم ہو گئے اور انہوں نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا چنانچہ علی الصبح قریباً ساڑھے نو ہزار لوگوں کی ایک جماعت حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ذی وقار پہنچی جہاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ہمراہ قیام پذیر تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گو کہ بصرہ پر قابض ہو چکی تھیں مگر اہل بصرہ تین واضح گروپوں میں تقسیم ہو چکے تھے۔ ان میں ایک گروپ غیر جانبدار تھا۔ دوسرا گروہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حامی تھا جبکہ تیسرا گروپ آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔ وہ گروپ جو غیر جانبدار تھا اس نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کے ہی دو گروہوں کے درمیان لڑائی کا خطرہ بڑھ رہا ہے تو اس نے مصالحت کی کوششیں شروع کر دیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی دورِ اسلام کے اس نازک موقع کو سمجھ رہے تھے اس لئے انہوں نے بھی حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کو بصرہ ام المومنین حضرت

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ گفت وشنید سے معاملہ کو طے کیا جا سکے۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ بصرہ پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ رضی اللہ عنہا کا مؤقف سنا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم لوگوں کے اختلاف اور ان کی اصلاح کے لئے خروج کا مطالبہ کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ قاتلین عثمان (رضی اللہ عنہ) سے قصاص لیا جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف ہو گا۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہم کا مؤقف جاننے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارا بھی وہی مؤقف ہے جو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کا جواب سننے کے بعد کہا کہ آپ تمام حضرات درست فرماتے ہیں اور ہم بھی اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے قصاص لیا جائے لیکن آپ حضرات کا یہ طریقہ درست نہیں اور آپ نے بصرہ کے چھ سو افراد کو قتل کر ڈالا جبکہ وہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتل نہیں تھے۔ اس طرح کی کاروائیاں اُمت میں اختلاف ختم کرنے کی بجائے اختلاف بڑھائیں گی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد فرمایا کہ تمہارا کیا مشورہ ہے؟ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے کہا عرض کیا آپ رضی اللہ عنہا ہمارے لئے باعث خیر و برکت ہیں آپ رضی اللہ عنہا ہمیں اس خیر سے محروم نہ فرمائیں مصالحت سے کام لیں تا کہ فتنہ دم توڑ جائے اور ہم بھی قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص وصول کر سکیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس مشورہ کو پسند کیا اور

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہاری بات ماننے کے لئے تیار ہوں تم علی (رضی اللہ عنہ) کو بھی اس پر آمادہ کرو۔ حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو خوش ہوتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی اس پر کچھ اعتراض نہ ہو گا۔

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ کی مصالحتی کوشش کامیاب ہوئی۔ ابن سبا نے جب دیکھا کہ ان دونوں لشکروں کے مابین صلح ہو رہی ہے تو اس نے سوچا کہ اگر انہوں نے صلح کر لی تو پھر یہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی تلاش شروع کر دیں اور پھر ہمیں کوئی نہیں بچا سکے گا چنانچہ اس نے منصوبہ تیار کیا کہ اس صلح کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔ ابن سبا نے اپنے لشکریوں کو حکم دیا کہ وہ رات کی تاریکی میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر شب خون ماریں۔ ابن سبا کے لشکر نے رات کی تاریکی میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ جس سے آپ رضی اللہ عنہا کے لشکر نے سمجھا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے چنانچہ انہوں نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ منافقین کی کوششیں کامیاب ہو چکی تھیں اور مسلمانوں کے دونوں گروہ آپس میں لڑنا شروع ہو گئے تھے۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لشکر کو روکنے کی کوششیں شروع کر دیں تاکہ معاملہ صلح و صفائی سے نبٹ جائے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی فوج کو جنگ سے روکنے کی کوشش کی لیکن اس دوران جنگ کا دائرہ وسیع ہو چکا تھا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب تمام معاملہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے میدانِ جنگ میں موجود حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر

فرمایا اے طلحہ (رضی اللہ عنہ)! تم نے میری مخالفت میں یہ سب کیا تم اللہ عزوجل کو اس کا کیا جواب دو گے؟ کیا میں تمہارا دینی بھائی نہیں ہوں؟ کیا تم پر میرا اور مجھ پر تمہارا خون حرام نہیں ہے؟ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل میں سازش نہیں کی؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کی لعنت قاتلین عثمان (رضی اللہ عنہ) پر ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے انکار کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے زبیر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں وہ دن یاد ہے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم مجھے (علی رضی اللہ عنہ) کو دوست رکھتے ہو تو تم نے کہا تھا ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم ایک دن مجھ (علی رضی اللہ عنہ) سے ناحق لڑو گے۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ اگر مجھے یہ بات مدینہ منورہ میں یاد دلاتے دیتے تو میں کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لئے نہ نکلتا۔ اس تمام گفتگو کے بعد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اس جنگ سے علیحدہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بھی حکم دیا لیکن انہوں نے جنگ سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ میدانِ جنگ سے علیحدہ ہو کر تنہا بصرہ روانہ ہو گئے۔ راستے میں احنف بن قیس کے لشکر کا ایک بدبخت عمرو بن الجرموز، آپ رضی اللہ عنہ کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تو میرے ساتھ کیوں آتا ہے؟ اس نے کہا مجھے آپ رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نماز کی ادائیگی کے بعد تیرے سوال کا جواب دوں گا۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ

نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس بد بخت نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب خادم نے عمرو بن الجرموز کے آنے کی خبر دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس بد بخت کو جہنم کی بشارت کے ساتھ اندر آنے کی اجازت دو۔ عمرو بن الجرموز جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھ میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی تلوار دیکھ کر فرمایا او بد بخت! یہ وہ تلوار تھی جو عرصہ دراز تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرماتی رہی۔ عمرو بن الجرموز نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور اپنے پیٹ میں تلوار مار کر خودکشی کر لی۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی میدانِ جنگ سے علیحدگی کے بعد حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سوچ میں پڑ گئے کہ انہیں بھی میدانِ جنگ چھوڑ دینا چاہئے۔ ابھی آپ رضی اللہ عنہ اسی سوچ میں تھے کہ مروان بن حکم نے آپ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا جس سے آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں بصرہ لے جایا گیا جہاں آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وصال فرما گئے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ جو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی مہار پکڑے ان کی حفاظت کر رہے تھے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ قرآن مجید پکڑ کر اس بات کا اعلان کریں کہ ہمیں قرآن مجید کا فیصلہ منظور ہے تم بھی قرآن مجید کا فیصلہ منظور کر لو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اعلان کرنا شروع کر دیا۔ ابن سبا نے جب دیکھا کہ حالات ایک مرتبہ پھر قابو میں آنے والے ہیں تو اس نے

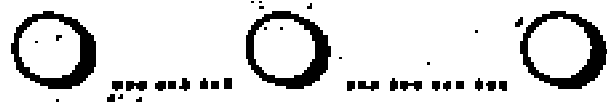
اپنے ساتھیوں کو تیروں کی بارش کرنے کا حکم دے دیا جس سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بے شمار جانثار شہید ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرنے والے باری باری شہید ہوتے جا رہے تھے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ جنگ میں کمی کی بجائے شدت آتی جا رہی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ اگر کسی طرح جنگ نہ روکی گئی تو بہت سے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں جس سے ناقہ نیچے گر پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم اپنی ہمشیرہ اور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت کرو تاکہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچے چنانچہ حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا اور عماری کے مقام پر لے گئے جہاں قریب کوئی دوسرا شخص موجود نہ تھا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے بیٹھتے ہی جنگ کا زور کم ہونا شروع ہو گیا اور کچھ دیر بعد جنگ ختم ہو گئی۔

جنگ کے ختم ہوتے ہی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حال دریافت کیا۔ پھر دونوں فریقین کے مابین صلح کا معاہدہ طے پایا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بصرہ کی چالیس عورتوں اور حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ روانہ کر دیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہلی منزل تک چھوڑنے خود آئے اور دوسری منزل تک حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے چھوڑا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئیں جہاں حج کی ادائیگی کے بعد آپ رضی اللہ عنہا دوبارہ مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں۔

جنگ جمل میں شہید ہونے والوں کی تعداد کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں۔ مستند روایات کے مطابق دس ہزار مسلمان شہید ہوئے جن میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت کعب رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شہید ہوئے۔ جنگ جمل تاریخ اسلام کا ایک نہایت ہی افسوسناک پہلو ہے جس میں بے شمار مسلمان ناحق مارے گئے۔



قصہ نمبر ٦٦

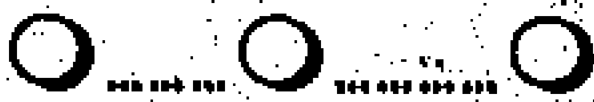
یہ تیرے لئے کفارہ ہے

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نئے کپڑے پہنے اور کپڑے پہننے کے بعد گھر میں چل پھر کر اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی کہ اس دوران والد محترم امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

"عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تجھے علم نہیں جب بندے کے دل میں دنیوی رغبت پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔"

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ان کپڑوں کو اتار کر خیرات کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ تیرے لئے کفارہ ہے۔"



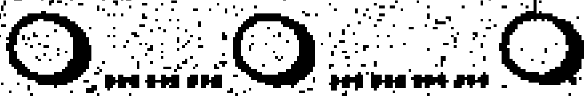
قصہ نمبر ٦٧

ادب کا مقام

حدیث شریف کے الفاظ ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ اور میرے درمیان صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام سما سکتے ہیں اور اس گھڑی میں روح کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی اور یہی مرتبہ توحید کا کمال ہے چنانچہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی اسی کیفیت میں تھے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عائشہ رضی اللہ عنہا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون عائشہ (رضی اللہ عنہا)؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی بیٹی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ابوبکر (رضی اللہ عنہ)؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ابوقحافہ (رضی اللہ عنہ)؟ آپ رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو روتی ہوئی حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا ماجرا گوش گزار کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''جب حضور نبی کریم ﷺ پر ایسی کیفیت طاری ہو تو تم خاموش رہا کرو اور باادب کھڑی ہوا کرو۔''



قصہ نمبر ۶۸

عید کے دن انہیں چھوڑ دو

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ عید کے روز میرے پاس دولڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ گیت گا رہی تھیں جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھے میرے نزدیک ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے دیکھتے ہی ڈانٹا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد یہ کیسی محفل سجا رکھی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آج عید کا دن ہے انہیں چھوڑ دو۔"

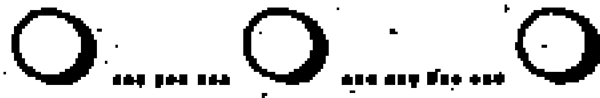


قصہ نمبر ٦٩

اب ملامت نہ کرو

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ دو بڑی تھیلیوں میں ایک لاکھ کی رقم ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھیجی آپ رضی اللہ عنہا نے ایک طبق میں یہ رقم رکھ لی اور اس کو بانٹنا شروع کیا اور اس دن آپ رضی اللہ عنہا روزہ سے تھیں۔ شام ہوئی تو لونڈی سے افطار لانے کو کہا۔ اس نے عرض کیا ام المومنین رضی اللہ عنہا! اس رقم سے ذرا سا گوشت افطار کے لئے نہیں منگوا لیتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''اب ملامت نہ کرو تم نے اس وقت کیوں یاد نہیں دلایا۔''

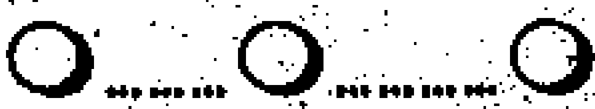


قصہ نمبر ۷۰

عبادتِ الٰہی سے خصوصی شغف تھا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عبادتِ الٰہی میں اکثر مصروف رہتی تھیں چاشت کی نماز پڑھا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اگر میرا باپ بھی قبر سے اٹھ کر آئے اور مجھ کو منع کرے تو میں باز نہ آؤں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر نمازِ تہجد ادا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی تہجد کی اس قدر پابندی کرتی تھیں کہ اگر اتفاق سے آنکھ لگ جاتی اور وقت پر نہ اٹھ سکتیں تو صبح اٹھ کر نماز فجر سے پہلے تہجد ادا کر لیتیں۔

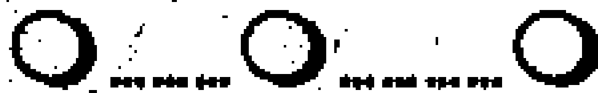
منقول ہے کہ ایک مرتبہ اسی موقع پر ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے قاسم (رضی اللہ عنہ) پہنچ گئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ پھوپھی جان یہ کیسی نماز ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رات کو نہیں پڑھ سکی اور اب اس کو چھوڑ نہیں سکتی ہوں۔



قصہ نمبر ۷۱

روزے بکثرت رکھتی تھیں

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اکثر روزے رکھا کرتی تھیں اور بعض روایات میں ہے ہمیشہ روزے سے رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ شدید گرمی کے دنوں میں عرفہ کے دن روزے سے تھیں گرمی اور تپش اس قدر شدید تھی کہ سر پر پانی کے چھینٹے دیئے جاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس گرمی میں روزہ کچھ ضروری نہیں ہے افطار کر لیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ سن چکی ہوں کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا سال بھر کے گناہ معاف کرا دیتا ہے تو پھر میں کیسے روزہ توڑ دوں گی۔

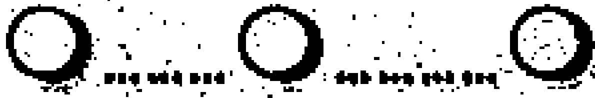


قصہ نمبر ۷۲

موزوں پر مسح کرنے کا حکم

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا وضو کے بعد کتنے دنوں تک موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم یہ مسئلہ علی (رضی اللہ عنہ) سے پوچھو؟ جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"مسافر پر تین دن اور تین رات اور مقیم پر ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔"

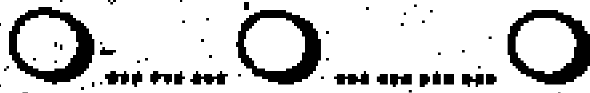


قصہ نمبر ۷۳

امت کے والی کی ذمہ داری

ایک مرتبہ ملک مصر کے ایک صاحب، ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ تمہارے ملک کے موجودہ حاکم و والی کا رویہ میدانِ جنگ میں کیا رہتا ہے جواب میں عرض کیا کہ ہم کو اعتراض کے قابل کوئی بات نظر نہیں آئی، کسی کا اونٹ مرجاتا ہے تو دوسرا اونٹ دیتے ہیں اور خادم نہ رہے تو خادم دیتے ہیں، خرچ کی ضرورت پڑتی ہے تو خرچ بھی دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انہوں نے میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے ساتھ جو بھی بدسلوکی کی ہو تاہم ان کی بدسلوکی مجھے تم کو یہ بتانے سے باز نہیں رکھ سکتی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میرے اسی گھر کے اندر یہ دعا فرمائی۔

"اے اللہ! جو میری امت کا والی ہو اگر وہ امت پر سختی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ سختی کرنا اور جو نرمی کرے اس کے ساتھ نرمی فرمانا۔"



قصہ نمبر ۷۴

مزے اڑانے سے بچنا

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

”اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں دنیاوی زندگی گزارنے کے لئے اتنا مختصر سا سامان کافی ہونا چاہیے جتنا مسافر ساتھ لے کر چلتا ہے اور مالداروں کے پاس ہرگز نہ بیٹھنا اور کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجھنا جب تک کہ اسے پیوند لگا کر نہ پہن لو؟ مزے اڑانے سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے مزے اڑانے والے نہیں ہوتے۔“

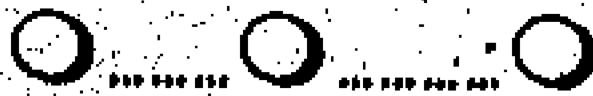


قصہ نمبر ۷۵

صحابہ رضی اللہ عنہم کے شرعی اختلاف دور کئے

ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے ایک مسئلہ میں اصحاب محمد ﷺ کا اختلاف بہت شاق گزرا آپ رضی اللہ عنہا کی رائے کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کا جواب دیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اس جواب سے تسلی ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے بعد اب میں کسی سے اس مسئلہ کو نہ پوچھوں گا۔

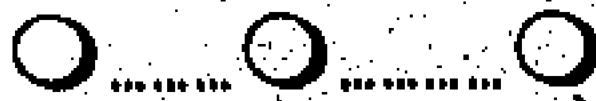
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے تھے کہ اگر اتفاقاً کسی نے وتر تہجد کے خیال سے نہیں پڑھی اور صبح ہو گئی تو وتر کا وقت نہیں رہتا لوگوں کو تسکین نہ ہوئی تو وہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ صبح ہو جانے پر بھی وتروں کو ادا فرما لیا کرتے تھے۔



قصہ نمبر ۷۶

آپ رضی اللہ عنہا فتوی دیا کرتی تھیں

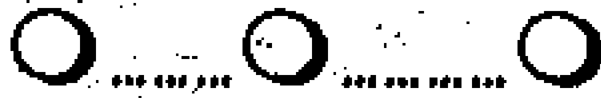
ابن سعد کی روایت میں ہے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، خلیفۂ اوّل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مفتی کا منصب حاصل کر چکی تھیں اور مختلف شرعی مسائل پر فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ حضرت سیّدنا عمرِ فارّوق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا فتویٰ دیا کرتی تھیں۔



قصہ نمبر ۷۷

قوتِ حافظہ بے مثل تھا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بہترین حافظہ کی مالک تھیں۔ بچپن، لڑکپن اور جوانی کی ہر بات آپ رضی اللہ عنہا کو آخری وقت تک یاد تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ہونے والے ہر واقعہ کو جانتی تھیں اور انہیں من و عن بیان کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے اسی بہترین حافظہ کی بدولت بے شمار احادیث آپ رضی اللہ عنہا کو زبانی یاد تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی بیان کی گئی بات کو اسی طرح بیان کرتی تھیں جس طرح آپ رضی اللہ عنہا نے اسے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا تھا۔



قصہ نمبر ۷۸

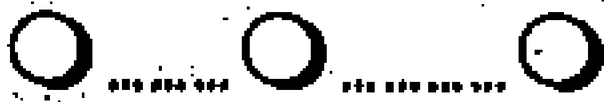
ام المومنین سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری آپ کو دے دی تھی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربت کی بناء پر بے شمار احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا دیگر ازواجِ مطہرات کی نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نزدیک رہیں یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو سنا اور ان کے مطالب و معانی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے۔

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے چند مہینے زیادہ ہیں لیکن ایک تو فہم اور ادراک اور سمجھ اور استعداد کا اختلاف دوسرے یہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا ضعیف العمر تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل ہی خدمت گزاری سے بھی معذور ہو چکی تھیں جبکہ آپ رضی اللہ عنہا نوجوان تھیں اور نوجوانی کے سبب سے بھی عقلی اور دماغی قوت میں روز افزوں ترقی تھی اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر عمر تک ہمیشہ خدمت گزار اور شرفِ صحبت سے ممتاز رہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال اور احکام سے زیادہ واقفیت تھی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

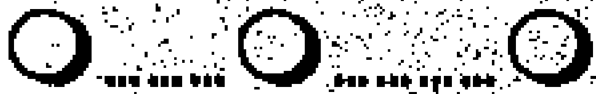
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اس پر بھی ان کو آٹھ روز میں ایک دن خدمت گزاری کا موقع ملتا تھا جبکہ ام المومنین حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو آٹھ دنوں میں دو دن یہ شرفِ حاصل ہوتا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت میسر ہوتی تھی۔



قصہ نمبر ۷۹

اجتہادی قوت

حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام تھے اور کتابت کے فن سے واقف تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ان کے ہاتھ سے اپنے لئے قرآن مجید لکھوایا تھا۔ اختلافِ قرأت کا اثر عجم کے میل جول سے عراق میں سب سے زیادہ تھا عراق کے ایک صاحب ان سے ملنے آئے تو درخواست کی کہ مجھے اپنا قرآن دکھائیے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وجہ دریافت کی تو کہا کہ ہمارے ہاں قرآن مجید اب تک لوگ بے ترتیب پڑھتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنے قرآن مجید کی ترتیب آپ رضی اللہ عنہا ہی کے قرآن مجید کے مطابق کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سورتوں کے آگے پیچھے ہونے میں کوئی نقصان نہیں پھر اپنا قرآن نکال کر ہر سورت کی پہلی آیات پڑھ کر لکھوا دیں۔



قصہ نمبر ۸۰

میرے حق میں ان کی بد دعا قبول نہ ہوگی

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ چند یہودیوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی اور اس موقع پر (دبی زبان میں انہوں) نے کہا السامِ علیکم (یعنی السلام کے بجائے السام کہہ دیا۔ سلام سلامتی کو اور سام موت کو کہتے ہیں انہوں نے بد عا دینے کی نیت سے یہ سمجھ کر ایسا کہا کہ سننے والوں کی سمجھ میں نہ آئے گا۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے سن لیا اور فوراً جواب دیا اور فرمایا کہ تم پر موت ہو اور لعنت ہو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! بے شک اللہ رحیم ہے ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ تم کو اس طرح جواب نہیں دینا چاہیے تھا۔''

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا انہوں نے کیا کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے انہیں جواب میں وعلیکم کہہ دیا یعنی ان کو موت کی بد دعا دے دی پس میری بد دعا ان کے حق میں قبول ہوگی اور میرے حق میں ان کی بد دعا قبول نہ ہوگی۔''



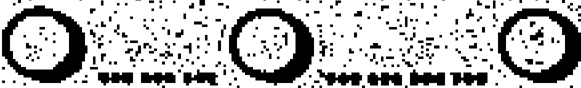
قصہ نمبر ۸۱

اللہ نبی کے گھر والوں سے ناپاکی دور کرنا چاہتا ہے

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ سے مروی ہے فرماتی ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے ایک صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر سے باہر جاتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے پس حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ الٰہی کی تلاوت کی۔

"اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔"

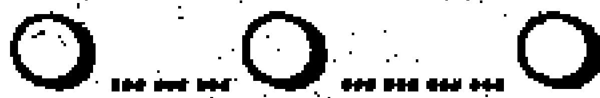
(الاحزاب: ۳۳)



قصہ نمبر ۸۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور پھر میں نے عرض کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے شوہر علی (رضی اللہ عنہ)۔



قصہ نمبر ۸۲

اس میں سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی نکالو

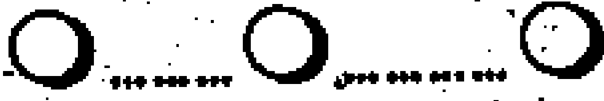
حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے فاقہ سے گزاری صبح ہوئی اور میں کھانے کی تلاش میں نکلا تو راستہ میں ایک درہم پڑا ہوا ملا، میں نے اسے اٹھالیا اور اس سے آٹا اور گوشت خرید کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لا کر دیا۔ انہوں نے آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور جب فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں اگر میرے والد بزرگوار بھی ہوتے تو میں ان کی دعوت کرتی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے میں بھوک سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس کچھ کھانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت ہنڈیا جوش مار رہی تھی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے پیالے میں ان کے لئے نکال دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے بھی ایک پیالے میں نکال دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے

نکلوایا پھر فرمایا اب اپنے والد اور شوہر کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لئے بھی نکال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نکالتے جاؤ اور کھاتے جاؤ۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نکالنے کے بعد ہنڈیا اٹھائی تو وہ ویسے ہی بھری ہوئی تھی پھر جب تک اللہ عزوجل نے چاہا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔



قصہ نمبر ۸۴

صلح میں شمولیت

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ اس وقت ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں موجود تھے۔ حجرہ مبارک کے اندر سے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بلند آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حجرہ مبارک میں داخل ہوئے اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا۔

"آئندہ میں تمہاری آواز کو حضور نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند نہ سنوں۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈانٹنے سے منع فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں حجرہ مبارک سے باہر چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

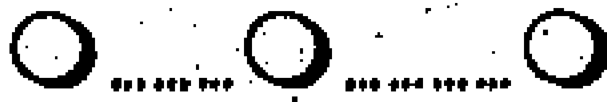
"دیکھو میں نے تمہیں کیسے تمہارے باپ سے چھڑایا ہے۔"

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دوبارہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان صلح ہو چکی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جیسے میں لڑائی میں شامل ہوا تھا اس طرح مجھے اپنی صلح میں بھی شامل فرمالیجیے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنی صلح میں شامل فرمالیا۔



قصہ نمبر ۸۵

طبعی فیاضی

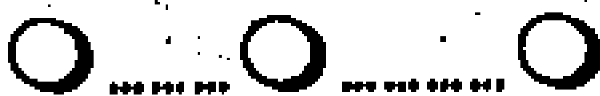
ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق کا سب سے ممتاز جوہر ان کی طبعی فیاضی اور کشادہ دستی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک سائلہ آئی جس کی گود میں دو ننھے ننھے بچے تھے اتفاق سے اس وقت گھر میں کچھ نہ تھا صرف ایک چھوہارا تھا آپ رضی اللہ عنہا نے اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں بچوں میں تقسیم کر دیئے۔ حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو تمام واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کیا۔



قصہ نمبر ۸۶

مردوں کو بھلائی کے سوا یاد نہ کرو

ایک مرتبہ محفل میں ایک شخص کا ذکر چلا ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اچھا نہیں کہا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا ہے۔ یہ سن کر فوراً ہی اس کی مغفرت کی دعا مانگی سب نے سبب پوچھا کہ ابھی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو اچھا نہیں کہا اور ابھی آپ اس کی مغفرت کی دعا مانگتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردوں کو بھلائی کے سوا یاد نہ کرو۔

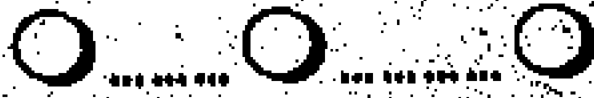


قصہ نمبر ۸۷

غلاموں کو آزاد کرنا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے صرف ایک قسم کے کفارہ میں چالیس غلام آزاد کر دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے کل آزاد کردہ غلاموں کی تعداد ٦٧ تھی۔ قبیلہ تمیم کی ایک لونڈی آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا یہ قبیلہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی کی اولاد میں سے ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا۔

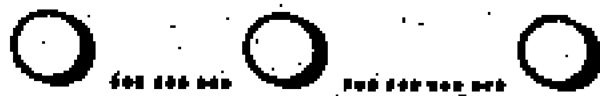
مدینہ منورہ میں بریرہ نام کی ایک لونڈی تھی اس کے مالک نے اسے مکاتب کیا تھا یعنی کہہ دیا تھا کہ اگر تم اتنی رقم جمع کر کے مجھے دے دو تو تم آزاد ہو۔ اس رقم کے لئے اس نے لوگوں سے چندہ مانگا۔ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا تو پوری رقم اپنی طرف سے ادا کر کے اسے آزاد کر دیا۔



قصہ نمبر ۸۸

پردہ کا خاص خیال رکھتی تھیں

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پردہ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ایک مرتبہ حج کے موقع پر چند عورتوں نے عرض کیا کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا! چلیے، حجر اسود کو بوسہ دے لیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم جا سکتی ہو میں مردوں کے ہجوم میں نہیں جا سکتی۔ کبھی دن کو طواف کا موقع ملتا تو خانہ کعبہ مردوں سے خالی کرا لیا جاتا تھا۔ ایک روایت کے مطابق ہے کہ طواف کی حالت میں بھی آپ رضی اللہ عنہا چہرہ پر نقاب ڈالے رکھتی تھیں۔



قصہ نمبر ۸۹

وہ تمہارے چچا ہیں

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے دودھ کے چچا آئے اور میرے پاس آنے کی اجازت مانگی مگر میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں نہیں پوچھوں گی اجازت نہیں دوں گی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ تمہارے چچا ہیں تم انہیں اجازت دے دو۔"

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے کسی مرد نے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آسکتے ہیں۔"

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ واقعہ پردہ فرض ہونے کے بعد کا ہے۔



قصہ نمبر ۹۰

حد ہر ایک پر لاگو ہوتی ہے

درود اس پر کہ جس کا تذکرہ عین عبادت ہے
درود اس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بنی مخزوم کی ایک فاطمہ نامی عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی اور حضور نبی کریم ﷺ نے شریعت کے مطابق اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس عورت کے رشتہ داروں اور قبیلہ کے دیگر لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بطور سفارش حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے جب اس عورت کی سفارش کی تو آپ ﷺ نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا۔

''تم اللہ عزوجل کی قائم کردہ حدود میں رعایت کی سفارش کرتے ہو۔''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ سے معافی مانگی۔ شام ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کے ایک مجمع سے خطبہ دیا اور آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا۔

''پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے جب ان کا کوئی معزز

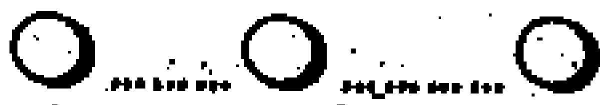
چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس کی جگہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔"



قصہ نمبر ۹۱

حسب حیثیت برتاؤ

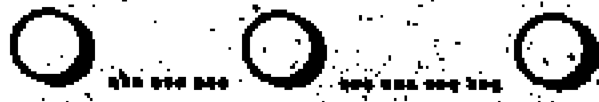
ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مرتبہ سائل آیا اس کو روٹی کا ٹکڑا دے دیا وہ چل دیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو کپڑے پہنے ہوئے تھا اور کسی قدر عزت دار معلوم ہوتا تھا آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو بٹھا کر کھانا کھلایا اور پھر رخصت کیا۔لوگوں نے عرض کیا ان دونوں آدمیوں کے ساتھ دو قسم کے برتاؤ کیوں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے حسب حیثیت برتاؤ کرنا چاہیے۔



قصہ نمبر ۹۲

شگون منع ہے

مدینہ منورہ میں اگر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ دعا کے لئے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے آتے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ کو آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لایا گیا تو اس کے سر کے نیچے لوہے کا استرا موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ اس کی ماں نے کہا کہ یہ جن بھگانے کے لئے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس استرا کو اٹھا کر دور پھینک دیا اور فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شگون سے منع فرمایا ہے۔



قصہ نمبر ۹۳

دین اور شریعت کو معیارِ عقل پر نہ جانچو

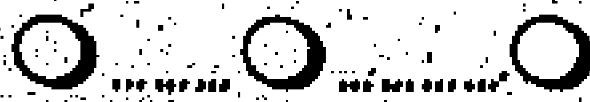
حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا ایک تابعی تھیں اور بڑی عالمہ فاضلہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔

''یہ کیا بات ہے کہ رمضان کے مہینے میں کسی عورت کو حیض آ جائے تو ان دنوں کے روزوں کی قضا رکھتی ہے اور ہر مہینہ حیض آتا رہتا ہے رمضان ہو یا غیر رمضان ان دنوں کی نمازوں کی قضا نہیں پڑھتی یعنی یہ نماز اور روزے میں فرق کیوں ہے؟''

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''تم دین اور شریعت کو اپنی عقل کے معیار سے جانچنے کی کوشش کرتی ہو۔ یہ تو ان لوگوں کا طریقہ تھا جو حروراء بستی میں رہتے ہیں۔''



قصہ نمبر ۹۴

بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کچھ قومیں ایسی ہیں جن کا زمانہ شرک کے نزدیک ہے اور وہ ہمارے پاس اپنا گوشت لاتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم بسم پڑھ کر کھا لیا کرو۔



قصہ نمبر ۹۵

آپ رضی اللہ عنہا کی نو فضیلتیں

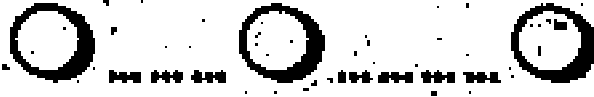
اہل بیت نبوی ﷺ میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خاص مرتبہ حاصل تھا اس بناء پر کتاب اللہ کا ترجمان، سنت رسول ﷺ کا پیروکار اور احکامِ اسلامی کا معلم ان سے بہتر کون ہوسکتا تھا اور لوگ حضور نبی کریم کو صرف جلوت میں دیکھتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہا خلوت وجلوت دونوں میں دیکھتی تھیں۔

صحیح بخاری میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو عام عورتوں پر یونہی فضیلت ہے جیسے ثرید کے کھانے کو عام کھانوں پر۔

حضور نبی کریم ﷺ کو رویائے صادقہ نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حرم نبوی میں ہونے کی خوشخبری سنائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بستر کے سوا کسی دوسری زوجہ کے بستر پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہا کے آستانہ پر اپنا سلام بھیجا۔ دوبار ناموسِ اکبر کو ان مادی آنکھوں سے دیکھا۔ عالم ملکوت کی صدائے بے جہت نے ان کی عفت وعصمت پر شہادت دی۔ نبوت کے الہامِ صادق نے ان کو آخرت میں حضور نبی کریم ﷺ کی چہیتی بیویوں میں ہونے کی بشارت سنائی۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ میں فخر نہیں

کرتی بلکہ بطور واقعہ کے کہتی ہوں کہ خدا نے مجھ کو نو باتیں ایسی عطا کی ہیں جو دنیا میں میرے سوا کسی اور کو نہیں ملیں۔ خواب میں فرشتے نے حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے میری صورت پیش کی۔ جب میں سات برس کی تھی تو آپ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا۔ جب میں نو برس کی تھی تو میری رخصتی ہوئی۔ میرے سوا کوئی اور کنواری بیوی آپ ﷺ کی نہ تھی۔ آپ ﷺ جب میرے بستر پر ہوتے تب بھی وحی آتی تھی میں آپ ﷺ کی محبوب ترین بیوی تھی۔ میری شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ ﷺ نے میری گود میں سر رکھے ہوئے وصال فرمایا۔



قصہ نمبر ۹۶

علمی مقام

علمی حیثیت سے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نہ صرف عام عورتوں پر اور نہ صرف امہات المومنین رضی اللہ عنہن پر اور نہ صرف خاص خاص صحابیوں پر بلکہ چند بزرگوں کو چھوڑ کر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر فوقیت عام حاصل تھی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی مشکل بات کبھی پیش نہیں آئی کہ جس کو ہم نے ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات ہم کو نہ ملی ہوں۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا جاننے والا اور رائے میں اگر اس کی ضرورت پڑے ان سے زیادہ فقیہہ اور آیتوں کے شانِ نزول اور فرائض کے مسئلہ کا واقف کار ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حلال وحرام وعلم وشاعری اور طب میں ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی دوسرے کو نہیں دیکھا۔

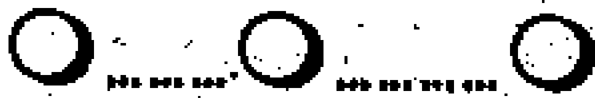
حضرت عطاء بن ابی الرباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ فقیہ، سب سے زیادہ صاحب علم اور عوام میں سب

سے زیادہ اچھی رائے والی تھیں۔

امام زہری رضی اللہ عنہ جو تابعین کے پیشوا ہیں فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالم تھیں بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان سے فقہی مسائل دریافت کیا کرتے تھے۔

حاکم کی ایک روایت میں منقول ہے کہ قرآن، فرائض، حلال وحرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور نسب کا ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی عالم عرب میں نہ تھا۔

امام زہری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر تمام مردوں کا اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا علم ایک جگہ جمع کیا جاتا تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علم ان میں سب سے وسیع ہوتا۔

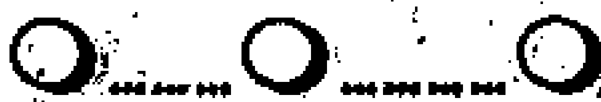


قصہ نمبر ۹۷

جنت البقیع میں دفن کرنے کی وصیت

پہنچا ہے جو اس در پہ تو رو رو کے نصیر آج
آواز پہ آواز لگا! اور بھی کچھ مانگ!

روایات میں آتا ہے کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت نزدیک آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی کہ مجھے دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ جنت البقیع میں مدفون کیا جائے۔



قصہ نمبر ۹۸

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری دور ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا آخری زمانہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی اس وقت عمر مبارک ۶۷ برس تھی۔ ۵۸ ھ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں بیمار ہوئیں اور چند دنوں تک علیل رہیں۔ دورانِ بیماری اگر کوئی آپ رضی اللہ عنہا کی خیریت دریافت کرتا تو آپ رضی اللہ عنہا فرماتیں۔

''کاش! میں پتھر ہوتی یا پھر کسی جنگل کی جڑی بوٹی ہوتی۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دورانِ بیماری حاضر ہونے کی اجازت طلب کی تو ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تامل کا اظہار کیا تو بھانجوں نے سفارش کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حاضر ہو کر کہا۔

''آپ رضی اللہ عنہا کا نام ازل سے ام المومنین تھا اور آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب بیوی تھیں، رفقا سے ملنے میں اب آپ رضی اللہ عنہا کو اتنا ہی وقفہ باقی ہے کہ روح بدن سے پرواز کر جائے۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا ہی کے ذریعہ تیمّم کی اجازت فرمائی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں قرآن کی آیتیں نازل

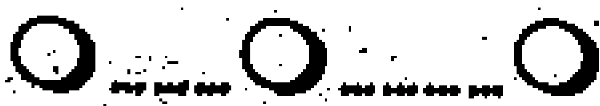
ہوئیں جواب روز و شب پڑھی جاتی ہیں۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! مجھے اس تعریف سے معاف رکھو مجھے یہ پسند ہے کہ میں معدوم محض ہوتی۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر مدینہ میں آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آپ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے۔

روایات میں آتا ہے کہ ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں لوگوں کا جم غفیر تھا اور حد نگاہ لوگ ہی لوگ نظر آتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جو ان دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بھانجوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو قبر مبارک میں اتارا۔ آپ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک جنت البقیع میں واقع ہے۔



قصہ نمبر ۹۹

جنت میں اعلیٰ مقامات کی حقدار

ام المومنین حضرت سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر ملی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''بے شک عائشہ (رضی اللہ عنہا)، حضور نبی کریم ﷺ کی پیاری بیوی تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بلاشبہ جنت میں اعلیٰ مقامات کی حقدار ہیں۔''



قصہ نمبر ۱۰۰

حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کرنا

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ دنیا میں کوئی عورت ایسی نہیں سوائے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے جن سے میں رشک کرتی ہوں اور میں چاہتی تھی میں آپ رضی اللہ عنہا کی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی محبوب ہو جاؤں۔ حضور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پیار اپنی انہی زوجہ سے تھا اور حضور نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ وہ میری سب سے زیادہ خدمت کرنے والی، روزہ دار، تہجد گزار، عبادت گزار، میری غمگسار تھی اور میری تمام اولاد انہی سے تولد ہوئی اور وہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی ماں ہیں۔



زنیساں کہ خو گرفت دلم با وصالِ تو
اے وائے آں زماں کہ نہ بینم جمالِ تو
تارفتہ چو خوابِ خوش از چشم اشکبار
حقا کہ نیست در نظرم جز خیالِ تو
دارم سرے نہادہ براہت کہ مستِ ناز
ناگاہ در رمی وَ شود پائمالِ تو
جامؔی چہ حاجت بگفتن کہ زد رقم
بر لوح چہرہ کلکِ مژہ حسبِ حالِ تو

کتابیات

۱۔ صحیح بخاری از امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ صحیح مسلم از امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ مسند احمد از امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ نزہۃ الخاطر از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ مستدرک الحاکم از امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ شواہد النبوۃ از مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ طبقات ابن سعد از محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ رسول عربی از علامہ نور بخش

۱۱۔ تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲ سیرت حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از محمد حبیب القادری



ناشر

اکبر بک سیلرز

Ph: 042 - 37352022